وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ

اللہ اُن کو جو مومن ہیں اور علم حقیقی رکھنے والے ہیں درجات میں بڑھا دے گا۔ سورۃ المجادلہ 11

تعلیمی و تربیتی نصاب

مجلس انصاراللہ بیلجیئم

(2023-24)

Educatieve en Opvoedkundige Syllabus
Syllabus Educatif et Pedagogique
(2023-24)

مرتبہ: قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ بیلجیئم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ناصر کا عہد

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لیے انشاءاللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لیے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابسطہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ۔

Belofte Van Ansarullah

Ik beloof plechtig* dat ik mij* tot het eind van mijn leven *zal inspannen* voor de versterking* en de verspreiding* van de Islam Ahmadiyyat* en voor de handhaving* van de instelling van het Khilafat,InshaAllah
Ik zal ook bereid zijn* mij voor deze zaak* de grootste opofferingen* te getroosten.* Bovendien zal ik al mijn kinderen* aansporen trouw te blijven* aan het Ahmadiyya Khilafat,InshaAllah.

Promesse Ansarullah

Je promets solennellement que je ferai tout et ce durant toute ma vie pour la propagation et la consolidation de l’Ahmadiyyat en Islam et que je défendrai l’institution du Califat. Je n’hésiterai pas à offrir n’importe quel sacrifice pour cette cause. De plus j’encouragerai mes enfants à rester fermes et dédiés au Califat. Insha’Allah

نصاب مجلس انصار اللہ بیلجیئم سال 2023ء

نمبر شمار	باب	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
01	حفظِ قرآن کریم	سورۃ النور (آیات 57،56،55)، الاحزاب (آیات 41 تا 47)، التوبہ (آیات 32 تا 34)	06
02	حُسنِ قرأت	سورۃ الانبیاء آیات 1 تا 11	09
03	تفسیر القرآن	سورۃ النور آیت 56	10
04	احادیثِ مبارکہ	خلافت، حکومت اور شوریٰ	13
05	اختلافی مسائل	صداقت حضرت مسیح موعودؑ، فیضانِ نبوت اور وفاتِ مسیح علیہ السلام	13
06	شرائطِ بیعت	(قسط اوّل) شرط بیعت (شرک کی مختلف اقسام سے پہلے تک)	19
07	اصحابِ احمد	حضرت منشی اروڑے خان رضی اللہ عنہ	21
08	مطالعہ کتب	ہمارا خدا۔ امتحانی پرچہ جات	23
10	منظوم کلام	درثمین، کلامِ محمود، کلامِ طاہر، دُرِعدن، بخارِ دل	27
11	قصیدہ	اشعار 49 تا 53	30
12	مقالہ نویسی	بعنوان:۔ "تربیتِ اولاد"	31
13	ہدایات	علمی مقابلہ جات اور سلیبس انصار اللہ کے بارے میں عمومی ہدایات	31
14	نصاب 2024ء	نصاب مجلس انصار اللہ بیلجیئم سال 2024ء	33

Syllabus de Majlis Ansarullah Belgique 2023

N°	Chapitre	Sujets	Page
1	Le Saint Coran -Apprendre par coeur	Sourate Al-Nur (versets 55, 56,57), Sourate Al-Ahzab (versets 41-47) Sourate Al-Tauba (versets 32-34)	06
2	Le Saint Coran -Récitation	Sourate Al-Anbiya Versets 1-11	09
3	Le Saint Coran -Commentaire	Sourate Al-Nur Verset 56	10
4	Ahadith (Paroles du Saint Prophète saw)	Khilafat, gouvernance et Shura	13
5	Contradictions	Véracité du Messie Promis (as) (éclipse solaire, éclipse lunaire) Bénédiction du Prophétat et le décès de Hazrat Issa (as)	13
6	Les Conditions de la Baiât	1ère Condition de la Baiât au sujet de l'abolition de l'idolâtr le et de ses sortes	19
7	Les Compagnons de Ahmad (as)	Hazrat Munchi Arore Khan Raziullah Anho	21
8	Lecture	Notre Dieu (Hazrat Mirza Bashir Ahmed M A (ra), feuilles d'examen	23
10	Poème	-Durr-e-Sameen -Kalaam-e-Mahmood -Kalaam-e-Tahir -Durr-e-Adan -Bukhar-e-Dil	27
11	Qasida	Vers 49 à 53	30
12	Thèse	Titre : « L'éducation des enfants »	31
13	Consignes	Compétitions éducatives et sportives et guide général concernant le syllabus des Ansar	31

পাঠ্যসূচি মজলিস আনসারুল্লাহ বেলজিয়াম (2023)

এক- **কুরআন মুখস্হ করা**

সূরা আল-নূর (আয়াত 55-57) সূরা আল-আহযাব (আয়াত 41-47) সূরা আত তওবা (32-34)

দুই- **সুললিত কন্ঠে কুরআন পাঠ**- সূরা আল-আম্বিয়া (আয়াত 1-11)

তিন- **তফসীরে কূরআন**- সূরা আল নূর (আয়াত 56)

চার- **হাদিস শরীফ** – খেলাফত, সরকার ও সুরা বিষয়ক

পাঁচ- **মতভেদর বিষয়াবলী**- প্রতিশ্রুত মসিহ (আ:) এর সত্যতা (চন্দ্র গ্রহন-সূর্য গ্রহন), নবুয়তের বরকত, ওফাতে ঈসা (আ)

ছয়- **বয়াতের শর্তসমুহ**- বয়াতের প্রথম শর্তের প্রথম অংশ

সাত- **সাহাবী হযরত মসিহে মাউদ আ:**- হযরত মুনশি আরোড়ে খান (রা)

আট- **পুস্তক অধ্যয়ন**- হামারা খোদা (আমাদের আল্লাহ)- হযরত মির্যা বশির আহমদ রা:, প্রশ্নপত্র

নয়- **নযম** -দুররে সমিন, কালামে মাহমুদ, কালামে তাহের, দুররে আদান, বোখারে দীল

দশ- **কাসিদাহ** – কবিতা 49-53

এগারো- **প্রবন্ধ রচনা** – তরবীয়তে আওলাদ(শিশুদের প্রশিখ্খন)

বারো- পাঠ্যসূচি বিষয়ক কিছু প্রয়োজনীয় কথা

حفظِ قرآن مجید

سورۃ النور۔ آیات 55 تا 57

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَعَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَاِنۡ

تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ وَمَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۵۵﴾

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ

مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ

یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور انہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٥٦﴾

اور نماز کو قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

سورۃ الاحزاب۔آیات 41تا47

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٤٠﴾

محمد تمہارے (جیسے) مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں بلکہ وہ اللہ کا رسول ہے اور سب نبیوں کا خاتم ہے۔ اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿٤١﴾

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیا کرو۔

وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿٤٢﴾

اور اس کی تسبیح صبح بھی کرو اور شام کو بھی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۗ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾

وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ وہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں کے حق میں بار بار رحم کرنے والا ہے۔

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾

ان کا خیر مقدم، جس دن وہ اس سے ملیں گے، سلام ہو گا اور اس نے ان کے لئے بہت معزز اَجر تیار کر رکھا ہے۔

يَآَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ ﴿٣٦﴾

اے نبی! یقیناً ہم نے تجھے ایک شاہد اور ایک مبشّر اور ایک نذیر کے طور پر بھیجا ہے۔

وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٣٧﴾

اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر۔

سورۃ التوبہ۔ آیات 32 تا 34

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۔ ٣٢

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ اور اللہ (ہر دوسری بات) رد کرتا ہے سوائے اس کے کہ اپنے نور کو مکمل کر دے خواہ کافر کیسا ہی ناپسند کریں۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ۔ ٣٣

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے خواہ مشرک کیسا ہی ناپسند کریں۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ۔ ٣٤

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یقیناً دینی علماء اور راہبوں میں سے بہت ہیں جو لوگوں کے اموال ناجائز طریق پر کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں۔ اور جو لوگ سونا اور چاندی ذخیرہ کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری دیدے۔

-----★★★------

حُسنِ قرأت

سورۃ الانبیاء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُہُمۡ وَ ہُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۲﴾ مَا یَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ ذِکۡرٍ مِّنۡ رَّبِّہِمۡ
مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡہُ وَ ہُمۡ یَلۡعَبُوۡنَ ﴿۳﴾ لَاہِیَۃً قُلُوۡبُہُمۡ ؕ وَ اَسَرُّوا النَّجۡوَی ٭ۖ الَّذِیۡنَ
ظَلَمُوۡا ٭ۖ ہَلۡ ہٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ ۚ اَفَتَاۡتُوۡنَ السِّحۡرَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۴﴾ قٰلَ رَبِّیۡ
یَعۡلَمُ الۡقَوۡلَ فِی السَّمَآءِ وَ الۡاَرۡضِ ۫ وَ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ ﴿۵﴾ بَلۡ قَالُوۡۤا اَضۡغَاثُ
اَحۡلَامٍۭ بَلِ افۡتَرٰىہُ بَلۡ ہُوَ شَاعِرٌ ۚۖ فَلۡیَاۡتِنَا بِاٰیَۃٍ کَمَاۤ اُرۡسِلَ الۡاَوَّلُوۡنَ ﴿۶﴾ مَاۤ
اٰمَنَتۡ قَبۡلَہُمۡ مِّنۡ قَرۡیَۃٍ اَہۡلَکۡنٰہَا ۚ اَفَہُمۡ یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا قَبۡلَکَ اِلَّا
رِجَالًا نُّوۡحِیۡۤ اِلَیۡہِمۡ فَسۡـَٔلُوۡۤا اَہۡلَ الذِّکۡرِ اِنۡ کُنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ مَا جَعَلۡنٰہُمۡ

جَسَدًا لَّا یَاۡکُلُوۡنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوۡا خٰلِدِیۡنَ ﴿۹﴾ ثُمَّ صَدَقۡنٰہُمُ الۡوَعۡدَ فَاَنۡجَیۡنٰہُمۡ
وَمَنۡ نَّشَآءُ وَاَہۡلَکۡنَا الۡمُسۡرِفِیۡنَ ﴿۱۰﴾ لَقَدۡ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ کِتٰبًا فِیۡہِ ذِکۡرُکُمۡ ؕ اَفَلَا
تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۱﴾

-----★★★------

تفسیر القرآن

سورۃ النور۔آیت 56

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ
مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ
یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡـًٔا ؕ وَمَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۵۶﴾

(ترجمہ و تفسیر مصنّفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنادے گا جس طرح اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنادیا تھا۔ اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دیگا اور اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دیگا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے۔

تفسیر: یہ آیت، آیت استخلاف کہلاتی ہے اس میں مندرجہ ذیل امور بیان کئے گئے ہیں۔

اوّل: جس انعام کا یہاں ذکر کیا گیا ہے وہ ایک وعدہ ہے۔ **دوم:** یہ وعدہ اُمت سے ہے جب تک وہ ایمان اور عمل صالح پر کار بند رہے۔ **سوم:** اس وعدہ کی غرض یہ ہے کہ (الف) مسلمان بھی وہی انعام پائیں جو پہلی اُمتوں نے پائے تھے (ب) اس وعدہ کی دوسری غرض تمکینِ دین ہے۔ (ج) تیسری غرض مسلمانوں کے خوف کو امن سے بدل دینا ہے۔ (د) اس کی چوتھی غرض شرک کا دور کرنا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کا قیام ہے۔

آیت کے آخر میں وعید کی طرف توجہ دلائی کہ ۔۔یادرکھو جو لوگ اس نعمت کی ناشکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے۔ پھر اس آیت میں خلفاء کی علامات بتائی گئی ہیں جن سے سچے اور جھوٹے میں فرق کیا جا سکتا ہے اور وہ یہ ہیں:

اوّل: خلیفہ خدا بناتا ہے۔۔نہ وہ خود خواہش کرتا ہے اور نہ کسی منصوبہ کے ذریعہ وہ خلیفہ ہوتا ہے چنانچہ یہ الفاظ کہ وعد اللہ الذین امنو۔۔۔ خود ظاہر کرتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے کیونکہ جو وعدہ کرتا ہے وہی دیتا بھی ہے۔ نہ یہ کہ وعدہ تو وہ کرے اور اُسے پورا کوئی اور کرے۔

دوسری علامت: اللہ تعالیٰ نے سچے خلیفہ کی یہ بتائی ہے کہ وہ اُس کی مدد انبیاء کے مشابہ کرتا ہے کیونکہ فرماتا ہے کما استخلف الذین من قبلھم کہ یہ خلفاء ہماری نصرت کے ایسے ہی مستحق ہوں گے جیسے پہلے خلفاء۔

تیسری: بات اس آیت سے یہ نکلتی ہے کہ۔۔خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے۔۔اکثریت مومنوں اور عملِ صالح کرنے والوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب چونکہ تم خود بد عمل ہو گئے ہو اس لئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں۔

چوتھی: علامت خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ اُنکے دینی احکام اور خیالات کو اللہ تعالیٰ دنیا میں پھیلائے گا۔ دین کے ایک معنی سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں اس لحاظ سے سچے خلفاء کی اللہ تعالیٰ نے یہ علامت بتائی کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں اللہ تعالیٰ اُسے دنیا میں قائم فرمائے گا۔

پانچویں: علامت اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ یعنی جب بھی قومی طور پر اسلامی خلافت کے لئے کوئی خوف پیدا ہو گا اور لوگوں کے دلوں میں نورِ ایمان باقی ہو گا اللہ تعالیٰ اس خوف کے بعد ضرور ایسے سامان پیدا کر دیگا کہ جن سے مسلمانوں کا خوف امن سے بدل جائے گا۔۔اس جگہ خوف سے مراد عام خوف نہیں بلکہ وہ خوف ہے جسے خلفاء کا دل محسوس کرتا ہو۔۔اور وہ بجائے کسی اور بات کے ہمیشہ اس ایک بات سے ہی ڈرتے تھے کہ اُمتِ محمدیہ میں گمراہی اور ضلالت نہ آجائے۔

(آخری نقطہ) چونکہ اس انتخاب میں ہم امت کی رہبری کرتے ہیں اور چونکہ ہم اُس شخص کو اپنا بنا لیتے ہیں۔۔اور جو شخص پھر بھی اختیار چلانا چاہے تو یاد رکھے۔۔اس کا نام۔۔فاسقوں کی فہرست میں لکھا جائے گا۔

اس آیت میں مسلمانوں کی قسمت کا آخری فیصلہ کیا گیا ہے اور ان سے یہ وعدہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ خلافت کے قائل رہے اور اس غرض کے لئے مناسب کوشش اور جدوجہد بھی کرتے رہے تو جس طرح پہلی قوموں میں خدا تعالیٰ نے خلافت قائم کی ہے اسی طرح ان کے اندر بھی خدا تعالیٰ خلافت کو قائم کر دے گا۔۔مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ایک وعدہ ہے پیشگوئی نہیں۔اگر مسلمان ایمان بالخلافت پر قائم نہیں رہیں گے اور اُن اعمال کو ترک کر دیں گے جو خلافت کے قیام کے لئے ضروری ہیں تو وہ اس انعام کے مستحق نہیں رہیں گے اور خدا تعالیٰ پر وہ یہ الزام نہیں دے سکیں گے کہ اُس نے وعدہ پورا نہیں کیا۔

پھر خلافت کے ذکر کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یعنی: جب خلافت کا نظام جاری کیا جائے تو اس وقت تمہارا فرض ہے کہ تم نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت کرو۔گویا خلفاء کے ساتھ دین کی تمکین کر کے وہ اطاعتِ رسول کرنے والے ہی قرار پائیں گے۔یہ وہی نکتہ ہے جو رسولِ کریم ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا یعنی: جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔۔۔۔۔۔۔۔پس جب بھی خلافت ہو گی اطاعتِ رسول بھی ہو گی۔کیونکہ اطاعتِ رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو، یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے۔اطاعتِ رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔اگر خلافت نہ ہو گی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی، تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعتِ رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔

احادیثِ مبارکہ

خلافت، حکومت اور شوریٰ

مَا مِنْ نُبُوَّةٍ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَا فَةٌ۔

(کنز العمال جلد6، صفحہ 109)

آنحضرت ﷺ نے ایک بار فرمایا: ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَا خِلَا فَةَ اِلَّا عَنْ مَشْوَرَةٍ۔

(کنز العمال کتاب الخلافۃ الامارۃ جلد3 صفحہ 139)

خلافت کا انعقاد مشورہ اور رائے لینے کے بغیر درست نہیں نیز خلافت کے نظام کا ایک اہم ستون مشاورت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ رَاٰ ی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا یَکْرَھُہُ فَلْیَصْبِرْ عَلَیْہِ فَاِ نَّہ، مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ مِیْتَةً جَاھِلِیَّةً۔

(بخاری کتاب الفتن باب قول النبی سترون بعدی اموراً)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے سردار اور امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے پسند نہ ہو تو صبر سے کام لے کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

-----★★★------

اختلافی مسائل

صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہمارے آقا ہمارے مطاع ہادئی برحق حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے حالات بتاتے ہوئے خبر دی تھی کہ ایک وقت آئے گا جب اس کی دینی حالت اس قدر بگڑ جائے گی کہ ایمان تک باقی نہ رہے گا مسلمان محض نام کے رہ جائیں گے قرآن کے الفاظ تو ہوں گے مگر اس پر عمل نہ ہو گا۔ غرضیکہ امت بگڑ کر ایسی شدید گمراہی میں مبتلا ہو جائے گی کہ ظہر الفساد فی البر والبحر کا نظارہ ہو گا اور وہ وقت ہر لحاظ

سے امت کے لئے ہی بہت دردناک وقت ہوگا۔

باوجود اس کے کہ یہ خطرناک اور روحانی اور اور مادی ادبار و تنزل امت کے اپنے ہی اعمال و کردار کا نتیجہ ہونا تھا ہمارے آقاؐ کے دل میں امت کے لئے شدید تڑپ تھی بے چین کر دینے والا درد تھا اور مادر مہربان کی طرح گہری شفقت اور رحمت کا جذبہ تھا۔ چنانچہ یہی وجہ تھی کہ آپؐ نے اس دور ضلالت میں بھی امت کے لئے امید کی شمع روشن فرمائی اور اس نور ہدایت کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا دیکھو اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں میرا ہاں میرا ایک غلام صادق اور عاشقِ کامل ایک سفید مینارے کے ذریعہ آئے گا اور امت کے لیے ہدایت اور نور کے سامان کرے گا آپؐ نے اس موعود کا ذکر کرتے ہوئے امت کو یہ تاکیدی نصیحت بھی فرمائیں کہ دیکھنا اس کو ضرور قبول کرنا خواہ برف کے تودوں پر سے چل کر اس کے پاس پہنچنا پڑے اور اپنے اس پیارے کے لیے اپنا سلام بھی امت کے سپرد کیا تھا مگر افسوس کہ جب ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیارا مہدی ظاہر ہوا تو لوگوں نے اس کو قبول نہ کیا تاہم خدا نے قبول کیا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر فرمائی اور کیا زمین اور کیا آسمان ہر ایک نے اس کی صداقت کی گواہی دی کیا جن اور کیا انس حتیٰ کہ دریاؤں، سمندروں، پہاڑوں اور جانوروں تک نے شہادت دی کہ ہاں یہی موعود ہے اور یہی وقت مہدی معہود کا وقت ظہور ہے۔

ازروئے بائبل

پہلی دلیل ۔ الف۔ وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا یا اور معبودوں کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استثناء 18/20)

ب۔ خداوندیوں کہتا ہے کہ ان نبیوں کی بابت جو میرا نام لے کر نبوت کرتے ہیں۔ جنہیں میں نے نہیں بھیجا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ نبی تلوار اور کال سے ہلاک کیے جائیں گے۔

(یرمیاہ 14/14 تا 16)

ج۔ اور وہ جھوٹا نبی یا خواب دیکھنے والا قتل کیا جائے گا۔ (استثناء۔ 13/5)

د۔ اور میرا ہاتھ ان نبیوں پر جو دھوکہ دیتے ہیں اور جھوٹی غیب دانی کرتے ہیں چلے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں اپنے غضب کے طوفان سے اسے توڑوں گا اور میرے قہر سے چھما چھم مینہ برسے گا اور میرے خشم کے پتھر پڑیں گے تاکہ اسے نابود کریں۔

(حزقی ایل باب 13 آیت 9 تا 13)

ھ۔ چنانچہ انجیل عمال 36، 5/37 میں دو جھوٹے نبیوں کا ذکر بھی ہے جو مارے گئے اور ان کے متبعین تربتر ہوگئے پہلے کا نام تھیوداس اور دوسرے کا نام یہودہ گلیلی تھا۔

دوسری دلیل: یسوع کہتا ہے۔ "تم میں کون مجھ پر گناہ ثابت کر سکتا ہے "۔(یوحنا 8/46) نیز یوحنا 14/19 میں اتنی مدت سے تمہارے ساتھ ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

"کون تم میں ہے جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔"(تذکرۃ الشہادتیں. روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497)

تیسری دلیل: قبولیت دعا:۔ " جو دعا ایمان کے ساتھ ہوگی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اٹھا کر کھڑا کرے گا۔ اور اگر اس نے گناہ کئے ہوں تو ان کی بھی معافی ہو جائے گی۔ پس تم آپس میں ایک دوسرے سے اپنے اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔ اور ایک دوسرے کے لئے دعا مانگو تا کہ شفاء پاؤ راستباز کی دعا کے اثر سے بہت کچھ ہو سکتا ہے۔"

(یوحنا 9/31 یعقوب 15 تا 17)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ وسلام:۔

"میں کثرت قبولیت دعا کا نشان دیا گیا ہوں۔ کوئی نہیں کہ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میری دعائیں 30 ہزار کے قریب قبول ہو چکی ہیں اور ان کا میرے پاس ثبوت ہے۔"

(ضرورت الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 497)

چوتھی دلیل:" اے اسرائیلیوں! یسوع ناصری ایک شخص تھا جس کا خدا کی طرف سے ہونا تم پر ان معجزوں اور عجیب کاموں اور نشانوں سے ثابت ہوا جو خدا نے اس کی معرفت تم کو دکھائے۔" اعمال 2/22، یوحنا 3/2

9/16

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

" اور میرے مقابلہ سے خواہ اعجازی کلام میں اور خواہ آسمانی نشانوں میں تمام لوگوں کا عاجز آ جانا اور میری تائید میں خدا تعالیٰ کی لاکھوں پیشگوئیاں پوری ہونا، یہ تمام نشان اور علامات اور قرائن ایک خدا ترس کے لیے میرے قبول کرنے کے لئے کافی ہیں۔"

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 241)

"اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی وہ نشان ظہور میں آچکے ہیں اور اب سلسلہ بھی نشانوں کا شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے، زمین نشان ظاہر کر رہی ہے اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں۔

(ضرورۃ الامام روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 496)

فیضان ختم نبوت

جماعت احمدیہ کے معاند طرح طرح کی جو الزام تراشیاں کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم نہیں کرتی اور امت محمدیہ کے تیرہ سوسالہ مسلک سے ہٹ کر ایک نیا مذہب اختیار کر چکی ہے۔ دوسرے اور بہت سے بے سروپا الزامات کی طرح یہ الزام بھی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین جس قوت، معرفت اور یقین کامل کے ساتھ تسلیم کرتی ہے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں

مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔

(الحکم 17 مارچ 1905)

جب مخالفین جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عبارت پیش کی جاتی ہے تو وہ یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ اقرار محض لفظی ہے ورنہ عملاً جب مرزا صاحب نے ایک قسم کی نئی نبوت کا راستہ کھول دیا خواہ اسے اُمتی نبوت کہیں یا ظلی تو آیت خاتم النبیین کا انکار لازم آگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے اُمتی نبی اور ظلی نبی کی اصطلاحیں بنا کر نبوت جاری رکھنے کی نئی کھڑکیاں کھولی ہیں جبکہ پہلے بزرگان اسلام نبوت کو مطلقاً بند مانتے تھے اور کسی قسم کی نبوت کے بھی جاری رہنے کے قائل نہ تھے۔ لیکن ادنیٰ سی تحقیق سے اہل بصیرت پر یہ روشن ہو جائے گا کہ یہ الزام بھی محض بودا اور بے بنیاد ہے اور حقیقت سے اس کو دور کا بھی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی وہی تشریح کرتی ہے جو گزشتہ صلحائے امت اور علماء ربانی کرتے چلے آئے ہیں اور ان کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کیا گیا۔ نیا مسلک تو خود ان مخالفین احمدیت نے اختیار کیا ہے جو جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا:۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ حضرت عبدالرحمن اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو پڑھاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے جب کہ میں ان کو پڑھا رہا تھا تو انہوں نے مجھے فرمایا۔ ان کو خاتم النبیین تا کی فتح کے ساتھ پڑھاؤ۔

مسئلہ وفات مسیح ناصری علیہ الصلاۃ والسلام

مسئلہ وفات مسیح ناصری علیہ الصلاۃ والسلام کو تین لحاظ سے خاص اہمیت حاصل ہے۔

اول اس لحاظ سے کہ اس وقت دنیا کا بیشتر حصہ عیسائی مذہب کا پیرو ہونے کی وجہ سے حضرت مسیح ناصری کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہوئے اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ وہ اس دنیا میں چند سال زندگی گزارنے کے بعد پھر آسمان پر واپس چلے گئے اور وہاں زندہ موجود ہیں اور نعوذ باللہ خدا کی حکومت کے حصہ دار ہیں

دوسرے اس لحاظ سے کہ عیسائیوں کے اس عقیدہ سے خاموش طور پر متاثر ہو کر اور بعض قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تشریح کر کے اس زمانے کے جمہور مسلمان بھی اس خیال پر قائم ہو گئے ہیں کہ گو حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا یا خدا کا بیٹا تو نہیں تھے بلکہ صرف خدا کے نبی تھے مگر صلیب کے واقعہ پر خدا نے انہیں بجسم عنصری زندہ آسمان پر اٹھا لیا تھا اور وہ اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخری زمانہ میں دوبارہ زمین پر نازل ہو کر امت محمدیہ کی اصلاح کریں گے ۔

تیسرے اس لحاظ سے کہ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کا دعوی مسیح موعود ہونے کا ہے اس لئے جب تک حضرت مسیح ناصری کی وفات و حیات کے عقیدہ کا فیصلہ نہ ہو کوئی مسلمان حضرت مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں کر سکتا۔

قرآن کریم، احادیث، بزرگانِ امت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے حوالے پیش ہیں۔ سورۃ المائدہ میں درج ہے ۔

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ٭ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۱۱۷﴾

اور (یاد کرو) جب اللہ عیسٰی ابنِ مریم سے کہے گا کہ کیا تُو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو؟ وہ کہے گا پاک ہے تُو۔ مجھ سے ہو نہیں سکتا کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہ ہو۔ اگر میں نے وہ بات کہی ہوتی تو ضرور تُو اسے جان لیتا۔ تُو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔ یقیناً تُو تمام غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۸﴾

میں نے تو انہیں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تُو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی ربّ ہے اور تمہارا بھی ربّ ہے۔ اور میں ان پر نگران تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تُو نے مجھے وفات دے دی، فقط ایک تُو ہی ان پر نگران رہا اور تُو ہر چیز پر گواہ ہے۔

عَنِ ٱبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ،.... يُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي، فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ ٱلرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾
(صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ المائدہ زیر آیت وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۔۔۔ جلد 3صفحہ 1411)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو۔۔۔۔۔۔ قیامت کے دن میری امت کے کچھ لوگ دوزخ کی طرف لے جائے جائیں گے تو میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے صحابہ ہیں جواب ملے گا تونہیں جانتا کہ تیرے پیچھے انہوں نے کیا کیا۔ اس وقت میں وہی کہوں گا۔ جو اللہ تعالیٰ کے صالح بندے (عیسیٰ ابن مریم) نے کہا تھا میں ان کا اسی وقت تک نگران تھا جب تک ان میں تھا اور جب تونے مجھے وفات دے دی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔

وكنت عليهم شهداً ، رقيباً حاضراً أراعيهم ، وأعلمهم « ما دمت فيهم » أي ما بقي مني وجود بقية « فلما توفيتني » أفنيتني بالكلية بك « كنت أنت الرقيب عليهم » لفنائي فيك « وأنت على كل شيء شهيد » حاضر بوجد بك ، وإلا لم يكن ذلك الشيء .
(تفسیر القرآن الکریم، جلد 1، صفحہ 354)

حضرت محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ سورہ مائدہ کی آخری آیات کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ وکنت علیہم شہید میں ان کا نگران حاضر تھا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا اور ان کو تعلیم دیتا تھا مادمت فیھم یعنی جب تک میں ان میں باقی رہا فلما توفیتنی جب تونے مجھے کلی طور پر فنا کر دیا کنت انت الرقیب علیہم میرے فنا ہونے کی وجہ سے تو ان پر نگران تھا وانت علی کل شیء شہید تو حاضر اور موجود ہے ورنہ یہ بات کبھی نہ ہوتی۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں کہ مسیح کی وفات کو ثابت کرنے والی ایک جماعت پیدا ہو جائے۔ یہ بات تو ان مولویوں کی مخالفت کی وجہ سے درمیان آگئی ہے ورنہ اس کی تو کوئی ضرورت ہی نہ تھی۔ اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا تو یہ ہے کہ ایک پاک دل جماعت مثل صحابہ رضوان اللہ علیہم کے بن جاوے وفات مسیح کا معاملہ تو جملہ معترضہ

کی مانند درمیان آگیا ہے مولوی لوگوں نے خواہ مخواہ اپنی ٹانگ درمیان میں اڑالی۔ ان لوگوں کو مناسب نہ تھا کہ اس معاملہ میں دلیری کرتے۔ قول خدا روئیت نبی اور اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہ یہ تین باتیں اس کے واسطے کافی تھیں۔ ہمیں توافسوس آتا ہے کہ اس کا ذکر ہمیں خواہ مخواہ کرنا پڑتا ہے۔ نیز فرمایا

۔۔۔۔۔۔ پادریوں کی تکذیب انتہا تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لیے مجھے بھیجا۔ اب کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں، میں بے وقت نہیں آیا میں اس وقت آیا کہ جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پیش گوئی نہیں کی۔ یاد رکھو وہ زمانہ مجھ سے پہلے ہی گزر گیا اب وہ زمانہ آگیا جس میں خدا یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ رسول محمد عربی جس کو گالیاں دی گئیں جس کے نام کی بے عزتی کی گئی جس کی تکذیب میں بدقسمت پادریوں نے کئی لاکھ کتابیں اس زمانہ میں لکھ کر شائع کر دیں۔ وہی سچا اور سچوں کا سردار ہے اس کے قبول میں حد سے زیادہ انکار کیا گیا مگر آخر اسی رسول کو تاج عزت پہنایا گیا اس کے غلاموں اور خادموں میں سے ایک میں ہوں۔۔۔۔۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ 286)

دس شرائط بیعت

قسط اوّل پہلی شرط بیعت

"بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو شرک سے مجتنب رہے گا"

خدا تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سورہ النساء آیت 49 میں فرماتا ہے:۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً اللہ معاف نہیں کرے گا اس کو کہ اس کا کوئی شریک ٹھہرایا جائے اور اس کے علاوہ سب کچھ معاف کر دے گا جس کے لئے وہ چاہے۔ اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو یقیناً اس نے بہت بڑا گناہ افترا کیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس ضمن میں فرماتے ہیں: "اسی طرح خدا نے قرآن میں فرمایا (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ۔۔۔۔ الخ) یعنی ہر ایک گناہ کی مغفرت ہوگی مگر شرک کو خدا نہیں بخشے گا۔ پس شرک کے نزدیک مت جاؤ اور اس کو حُرمت کا درخت سمجھو"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 323-324 حاشیہ)

پھر فرمایا: "یہاں شرک سے صرف یہی مراد نہیں کہ پتھروں وغیرہ کی پرستش کی جائے بلکہ یہ ایک شرک ہے کہ اسباب کی پرستش کی جاوے اور معبوداتِ دنیا پر زور دیا جاوے۔ اسی کا نام شرک ہے"۔

(الحکم جلد 7 نمبر 24 مورخہ 30 جون 1903 صفحہ 11)

پھر قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۳﴾

(لقمٰن آیت 14)

اس کا ترجمہ یہ ہے: اور جب لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا جب وہ اسے نصیحت کر رہا تھا کہ اے میرے پیارے بیٹے اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہرا یقیناً شرک ایک بہت بڑا ظلم ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت میں شرک کا خدشہ تھا۔ چنانچہ ایک حدیث ہے: عبادہ بن نسی نے ہمیں شداد بن اوس کے بارہ میں بتایا کہ وہ رو رہے تھے۔ ان سے پوچھا گیا کہ آپ کیوں رو رہے ہیں؟ اس پر انہوں نے کہا۔ مجھے ایک ایسی چیز یاد آگئی تھی جو میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس پر مجھے رونا آگیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اپنی امت کے بارہ میں شرک اور مخفی خواہشوں سے ڈرتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک میں مبتلا ہو جائے گی؟ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں! البتہ میری امت شمس و قمر، بتوں اور پتھروں کی عبادت تو نہیں کریں گے۔ مگر اپنے اعمال میں ریاء سے کام لیں گے اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہو جائیں گے۔ اگر ان میں سے کوئی روزہ دار ہونے کی حالت میں صبح کرے گا پھر اس کو اس کی کوئی خواہش معارض ہو گئی تو وہ روزہ ترک کر کے اس خواہش میں مبتلا ہو جائے گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 124 مطبوعہ بیروت)

-----★★★------

اصحابِ احمدؑ

حضرت منشی محمد اروڑے خانؓ صاحب، صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت منشی محمد اروڑے خانؓ صاحب کپور تھلوی کا شمار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر اور جان نثار رفقاء میں ہوتا ہے۔ آپ ان رفقاء کپور تھلہ میں شامل تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلی محبت کا شرف حاصل تھا اور حضورؑ نے ان کے بارہ میں فرمایا تھا کہ آپ اس دنیا اور آخرت میں بھی میرے ساتھ ہونگے۔

حضرت منشی محمد اروڑا خانؓ صاحب کپور تھلہ شہر کے رہنے والے تھے۔ کپور تھلہ میں ہی آپ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت منشی عبدالرحمنؓ صاحب کپور تھلوی کے بیان کے مطابق آپ ان سے تین برس چھوٹے تھے اس کے مطابق آپ کی پیدائش انداز 1846ء کے لگ بھگ کی ہے۔ حضرت منشی محمد اروڑا خانؓ صاحب 313 رفقاء میں شامل تھے اور آپ کا ساتواں نمبر تھا۔ 313 رفقاء میں شمولیت ایک بہت بڑا اعزاز ہے کیونکہ ان اسماء کے تحریر کرنے کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ مہدی معہود کدعہ (قادیان) نامی بستی سے نکلے گا اور وہ دور دور سے دوستوں (رفقاء) کو جمع کریگا جنکی تعداد شاملین بدر (313) کے برابر ہوگی اور ان کے اسماء مع انکی سکونت وغیرہ کے ایک کتاب میں درج کریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجام آتھم میں اپنے 313 (رفقاء) کا ذکر تحریر کر کے اس پیشگوئی کو پورا کر دیا۔ اس پیشگوئی کے الفاظ کو شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطوسی نے اپنی کتاب جواہر الاسرار میں تحریر کیا ہے۔

حضرت منشی محمد اروڑا خانؓ صاحب کی وفات کے بعد آپ کے ایک عقیدت مند شہاب مالیر کوٹلوی صاحب نے آپ کا حلیہ ان الفاظ میں بیان کیا: قد درمیانہ معمول سے کسی قدر نکلتا ہوا۔ رنگت جوانی میں تو بہت گوری ہوگی لیکن اب بھی باوجود بڑھاپے اور اس قسم کی (درویشانہ زندگی کے جو انہوں نے اختیار کی ہوئی تھی، گوری تھی۔ چہرہ گول اور چوڑا، سر بڑا، کشادہ پیشانی، آنکھیں بڑی بڑی اور نہایت خوبصورت، ناک سیدھی، جوانی میں بڑا تن و توش تھا جس کے آثار اب تک نمایاں تھے۔

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: حِبی فی اللہ، منشی محمد اروڑ انقشہ نویس مجسٹریٹ منشی صاحب محنت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے عجیب منشرح الصدر اور جاں نثار آدمی ہے۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے۔ شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر توفیق سے کوئی خدمت بجالادیں۔ وہ دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ انکو جزائے خیر بخشے۔ آمین

حضرت منشی محمد اروڑا خانؓ صاحب کپور تھلوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عاشق صادق تھے۔شمع محمدی کے گرد پروانوں کی طرح گھومنا آپ کی زندگی کا مقصد تھا۔ اپنا سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں نثار کر دیا تھا۔ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کس قدر محبت اور عشق تھا اس کو ناپنے کے لئے الفاظ کا کوئی پیمانہ نہیں ہے۔ تاہم آئندہ آنے والے واقعات اور مالی قربانی کی مثالیں آپ کے وفا اور عشق کی سچی داستان کی غمازی کریں گی۔ آپ کے عشق اور محبت کا اظہار خود آقا نے بھی کیا ہے۔ آقا کی شفقت و محبت کے بھی آپ مورد ٹھہرے ہیں۔

حضرت منشی اروڑے خانؓ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جو عشق کیا وہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا چہرہ دیکھا تھا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہو سکتا۔ یہ دل کی آنکھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مشاہدہ کا نتیجہ تھا جس کے مقابل پر دوسرے دلائل کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے آپ کا والہانہ عشق تھا۔ ملاقات کیلئے تڑپتے اور قادیان حاضر ہو جاتے۔ حضور کے لئے تحائف لے کر جانا، پاؤں دبانا، راستے بدل بدل کر قادیان جانا یہ سب آپ کے عشقیہ انداز تھے اور پھر رقم بچا بچا کر حضور کے قدموں میں لا ڈالتے جبکہ خود انتہائی درویشانہ زندگی بسر کرتے۔

حضرت منشی ظفر احمدؓ صاحب اطاعت امام کا ایک روح پرور واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ایک مرتبہ لدھیانہ جارہے تھے۔ ہم کرتار پور سے آپ کے ساتھ ریل میں سوار ہو لیے یعنی منشی اروڑاؓ صاحب یا محمد خانؓ صاحب اور خاکسار حضور انٹر کے درجہ میں تھے۔ ہم اتفاق سے وہیں جا بیٹھے مگر ہمارے پاس تیسرے درجہ کا ٹکٹ تھا۔ حضور نے پوچھا آپ کے پاس ٹکٹ کونسے درجے کے ہیں۔ (یہ محض اتفاقیہ اور خلاف معمول بات تھی جو حضور نے دریافت فرمایا) ہم نے کہا سوئم درجے کے ٹکٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا انٹر کا کرایہ ادا جا کر کر دینا۔ جب اسٹیشن پر ہم نے دو زائد پیسے دیئے تو اسٹیشن ماسٹر نے جو ہمارا واقف تھا لینے سے انکار کیا کہ معمولی بات ہے۔ منشی اروڑاؓ صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے مرشد کا حکم ہے۔ اس پر بہت اثر ہوا اور وہ پیسے ادا کئے گئے۔"

-----★★★------

مطالعۂ کتب

کتاب : "ہمارا خدا" از حضرت مرزا بشیر احمد ایم اےؓ (صفحہ 01 تا 125)

نام ناصر............................... نام مجلس..

(نوٹ) ہر ناصر سے گزارش ہے کہ یہ پرچہ کتاب سے مدد لے کر حل کرے اور 15 مارچ تک اپنے زعیم مجلس کے پاس جمع کر وادے اس بار اجتماع کے موقع پر کوئی الگ پرچہ نہیں ہو گا بلکہ اجتماع سے قبل دوسرا پرچہ 30 اپریل کو ہو گا اور اجتماع کے موقع پر صرف مقابلہ جیتنے والوں کا اعلان ہو گا اور انعام دیئے جائیں گے۔ انشاءاللہ

❖ کتاب دیکھ کر درست الفاظ سے عبارت کو مکمل کریں: (پرچہ الف) امتحانی نمبر۔100

1. کیا خدا کی ہستی اُن کے لیے ایسی ہی ....ہے جیسے دنیا کی ....چیزیں اُن کے لئے .... ہیں؟یعنی کیا خدا کے متعلق وہ ایسا........رکھتے ہیں جیسا کہ مثلاً انہیں یہ ایمان ہے کہ یہ ....ہے اور یہ ....ہے اور یہ ....ہے اور یہ ....ہے اور یہ ہمارا ...... ہے اور یہ ہمارا ......ہے اور یہ ہمارا ....ہے ؟اگر ایسا نہیں تو پھر خوب سمجھ لو کہ یہ کوئی............ہے۔
2. کیا تم اپنے دل میں واقعی............کا خوف محسوس کرتے ہو اور کیا تمھارا ایمان تمھیں واقعی.............روکتا ہے ؟اور کیا واقعی..........خدا پر ہوتا ہے اور..............نہیں ہوتا؟
3. کسی چیز کے متعلق ہمیں............حاصل ہوتا ہے کسی کے متعلق ....کسی کے متعلق ....کسی کے متعلق ....کسی کے متعلق ....اور کسی کے متعلق............وغیرہ وغیرہ اور یہ سب علم ایک جیسے ہی ....ہیں اور ہمیں ....نہیں ہے کہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ..................ہم اُسے نہیں مانیں گے۔
4. مثال کے طور پر قوت..........کو لے لو کیا تم اُسے.............سکتے ہو یا............سکتے ہو یا.........سکتے ہو یا............سکتے ہو یا..........سکتے ہو؟ ہر گز نہیں۔ مگر کیا تم میں سے کسی کی جرأت ہے کہ اس طاقت کا

انکار کرے؟

5. اسی طرح............... رحم وغیرہ ایسی چیزیں ہیں جن کو تم مانتے ہو مگر جن کو...................... کبھی براہِ راست محسوس نہیں کیا۔

6. عزیزو! اس بات کو خوب سمجھ لو کہ کوئی........... ہوتی ہے اتنا ہی اس کا ادراک یعنی اُس کے متعلق .... قریب ہوتا ہے اور جتنی کوئی چیز......... ہوتی ہے اتنا ہی اس کا............. ہوتا ہے"۔ ان حالات میں یہ کیسے ممکن ہے کہ............ ہستی ہے بلکہ جو خود.............................. وہ ان مادی آنکھوں سے نظر آجائے۔

7. اب ہم خدا کے متعلق دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ............. آتا ہے سب سے اوّل......... اس سوال کو ہمارے سامنے پیش کرتی ہے۔ دوسرے.............. تیسرے............... کرتا ہے۔ سب سے پہلے............ کو لیتا ہوں............. اور بعد کی خراب تربیت نے اس کی................. نہیں ڈال دیئے یہ محسوس کریگا کہ اس کی فطرت گاہے گاہے اس کے اندر............ کہ ممکن ہے.......... ہو جس نے مجھے پیدا کیا ہو اور جو اس تمام.......... کا چلانے والا ہو۔

8. عقل ہمیں بار بار............... اور غور کرو۔ ایسا نہ ہو کہ............... ہو جس نے تمھیں.......... اس دنیا میں بھیجا ہو اور تم اپنے اس........... غافل رہو اور................. موت آجائے۔

9. تیسرے درجہ پر مذہب ہے۔ دنیا میں جو مذاہب پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب.............. پیش کرتے ہیں اور نہ صرف پیش کرتے ہیں بلکہ ان کی تعلیم کا......... والا صفات ہے۔

10. یعنی انسانی بصارت خدا تک پہنچنے اور اس کا............. عاجز ہے۔ اسلئے.............. اپنے آپ کو انسانی بصارت پہنچاتا ہے یعنی............................. حاصل کر سکے۔

11. اب خوب سوچ لو کہ مجرّد.............. کے مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی بلکہ اس کا کام صرف اس قدر ہے کہ وہ خدا کے متعلق...................... پیدا کردے۔

12. اور پھر جب تک خدا کی طرف سے .... وہ آگے نہیں گزر سکتی۔ لیکن جب اسے یہ عینک مل جاتی ہے .... پھٹ جاتے ہیں۔ اور جوں جوں انسان قریب ہوتا جاتا ہے اس کا یہ منظر زیادہ..................... کرتے جاتے ہیں

13. ہمارا دل عقلی طور پر زیادہ سے زیادہ بصیرت کے ساتھ اس ایمان پر قائم ہوتا جاتا ہے کہ............. ضرور کسی خالق ومالک۔ علیم .... چل رہا ہے۔ اگر ایک معمولی چیز کو دیکھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ.............. تو ایک عجیب وغریب پُر حکمت چیز کو دیکھ کر................. قدرت نمائی کا کرشمہ ہے۔

14. دراصل یہ سوال کہ کوئی خدا موجود ہے یا نہیں........................ اور کوئی سائنس دان اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اس بحث میں نہیں پڑ سکتا.................................... کہ ماوراء المادیات (Metaphysics) کی بحث................. باہر ہے۔

15. جس ہستی کو بھی اس سلسلہ کی............ جس کے اوپر اور کوئی ہستی نہیں ہے .... اور اس کے سوا باقی سب.................. قرار دیتے ہیں۔

16. اگر کوئی ابتدائی ہستی تسلیم نہ کی جائے تو .... کہ نیچے کی تمام ہستیوں کے وجود سے .... انکار کرنا پڑتا ہے۔ جس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہیں............. وہم ہے۔ ورنہ دراصل نہ کوئی زمین ہے اور نہ کوئی آسمان ہے۔

17. بات یہ ہے کہ................ کا مفہوم ایک دوسرے کے بالکل .... اور یہ بات عقلاً ناممکن ہے کہ یہ دونوں مفہوم ایک وجود میں جمع ہوں............. تقاضا کر رہا ہے کہ صرف .... جو سب سے بالا ہے وہاں............. کا متقاضی ہے کہ جس ہستی کو ہم........................ اور ہستی بھی ہو۔

18. خوب غور کرو کہ یہ.............. میں مرکوز ہے اور یہ مخفی نور قلب جس کا................ کبھی کسی اندھے اتفاق یا کسی............. بلکہ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اس..................... ایک

مُدرِک بالارادہ ہستی ہے جس نے .... پیدا کیا ہے کہ وہ اس ....اعلیٰ انعامات کا وارث بنے۔

19. کیا انسانی قلب میں فطری طور پر.......... ہونا اور انسان کا.................. عفو سے کام لینا' اس بات کا ثبوت نہیں کہ انسان کی زندگی خود بخود مشین کے طور پر کام نہیں کر رہی بلکہ اس کے پیچھے......................فطرت میں مرکوز کئے ہیں۔

20. پس باوجود اس قدر عظیم الشان اور کثیر التعداد اختلافات کے............................کہ اس دنیا کا............ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی کیا صفات ہیں یا وہ......................ایک ایسی دلیل ہے ....انکار نہیں کر سکتا۔

-----★★★------

کتاب: "ہمارا خدا" از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے (صفحہ 01 تا 125)

(پرچہ ب) امتحانی نمبر۔50

(نوٹ): تمام سوالوں کے درست جواب کتاب سے تلاش کر کے تحریر کریں اور 30 اپریل تک اپنے زعیم مجلس تک پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ

سوال نمبر1: انسانی فطری جذبات کے دس(10) اوصاف کے صرف نام لکھیں۔

سوال نمبر2: خدا تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں عقلی دلیل کے طور پر 15 اشیاء کے نام لکھیں جو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی ہیں۔

سوال نمبر3: سائنسدانوں کی ریسرچ پر مبنی تحقیق کے اعلانات تین قسم کے ہوتے ہیں یہ تین اقسام کونسی ہیں؟

سوال نمبر4: اس کتاب کے مطابق اسلام کے خدا کے 15 صفاتی نام یا صفات تحریر کریں۔

سوال نمبر5: خدا تعالیٰ کی صفاتِ خدائیت کے 6 نام لکھیں جو اس کی ہستی کیلئے بطور ستون کے ہیں۔

-----★★★------

منظوم کلام

1-درِ ثمین از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفُون تھے
اب مَیں دیتا ہوں اگر کوئی مِلے اُمّید وار

پر ہوئے دِیں کے لئے یہ لوگ مارِ آستیں
دشمنوں کو خوش کیا اور ہو گیا آزُردہ یار

غُل مچاتے ہیں کہ یہ کافر ہے اور دجّال ہے
پاک کو نا پاک سمجھے ہو گئے مُردار خوار

گو وُہ کافر کہہ کے ہم سے دُور تر ہیں جا پڑے
ان کے غم میں ہم تو پھر بھی ہیں حزین و دلفگار

ہم نے یہ مانا کہ ان کے دِل ہیں پتھر ہو گئے
پھر بھی پتھر سے نِکل سکتی ہے دینداری کی نار

کیسے ہی وُہ سخت دل ہوں ہم نہیں ہیں نا اُمید
آیتِ لَا تَيْئَسُوْا رکھتی ہے دِل کو استوار

پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ ربِّ ذُوالمِنَن
یہ شجر آخر کبھی اِس نہر سے لائیںگے بار

جِن میں آیا ہے مسیحِ وقت وہ مُنکر ہوئے
مر گئے تھے اِس تمنّا میں خواصِ ہر دیار

★★★

ملتی ہے بادشاہی اِس دِین سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ! ظلِّ ہُما یہی ہے

سب دِیں ہیں اِک فسانہ شِرکوں کا آشیانہ
اُس کا ہے جو یگانہ چہرہ نما یہی ہے

سَو سَو نِشان دِکھا کرلاتاہے وہ بُلاکر
مُجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مُدّعایہی ہے

کرتاہے معجزوں سے وہ یارِدِیں کو تازہ
اِسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نِشاں ہیں جِن سے دِیں اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دِیں کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دِیں ہے جس میں نشاں نہیں ہے
دِیں کی مرے پیارو! زریں قبا یہی ہے

2-کلامِ محمود از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خدانے لاکھوں نشاں دکھائے ، نہ پھر بھی ایمان لوگ لائے
عذاب کے منتظر ہیں ہائے ،نہیں جو بدبختی یہ توکیاہے

صَباتراگروہاں گذرہوتواتنا پیغام میرا دیجیو
اگرچہ تکلیف ہوگی تجھ کو پہ کام یہ بھی ثواب کا ہے

کہ اے مثیلِ مسیحؑ، عیسیٰؑ!ہُوں سخت محتاج مَیں دُعا کا
خُدا تری ہے قبول کرتا کہ تُو اس اُمّت کا ناخدا ہے

خُدا سے میری یہ کر شفاعت کہ علم و نُور وھُدیٰ کی دولت
مجھے بھی اب وہ کرے عنایت، یہی مِری اُس سے التجا ہے

رہِ خدا میں ہی جاں فِدا ہو، دِل عشقِ احمدؐ میں مبتلا ہو
اسی پہ ہی میرا خاتمہ ہو،یہی مِرے دل کا مدعا ہے

نہیں ہے محمودفکراس کا ،کہ یہ اثرکس قدر کرے گا
سُخن کہ جودِل سے ہے نکلتا، وہ دِل میں ہی جا کے بیٹھتا ہے

★★★

اے مرے مولیٰ مرے مالک مری جاں کی سِپَر
مبتلائے رنج و غم ہُوں جلد لے میری خبر

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دُشمن ہوئے
اب کسی پر تیرے بِن پڑتی نہیں میری نظر

امن کی کوئی نہیں جا، خوف دامن گیر ہے
سانپ کی مانند مجھ کو کاٹتے ہیں بحر وبر

ہاتھ جوڑوں یا پڑوں پاؤں بتاؤکیا کروں
دِ ل میں بیٹھا ہے مگر آتا نہیں مجھ کو نظر

جب کہ ہرشے مِلک ہے تیری مرے مولیٰ توپھر
جس سے توجاتارہے بتلاکہ وہ جائے کِدھر

کام دیتی ہے عصا کا آیت تَقْنَطُوْا
ورنہ عصیاں نے تو میری توڑ ڈالی ہے کمر

بے کسی میں رہزنِ رنج و مُصیبت آپڑا
سب متاعِ صبر و طاقت ہوگئی زیر وزبر

3-کلام طاہراز حضرت مرزاطاہراحمد خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

دِن آج کب ڈھلے گا ۔ کب ہو گا ظُہورِ شب
ہم کریں گے چاک گریباں۔ حضورِ شب

آہ و بکا پہ پہرے ہیں دل میں فغاں ہے بند
اے رات! آبھی جا کہ رہا ہوں ظُہورِ شب

ہوش و حواس گم تھے ۔ کسے تابِ دید تھی
جب جگمگا رہا تھا برقِ تجلّی سے طورِ شب

اِمشب نہ تُو نے چہرہ دکھایا تو کیا عجب
صبح کا منہ نہ دیکھے دلِ نا صبورِ شب

لیلائے شب کی گود میں سویا ہوا تھا چاند
سیماب زیبِ تَن کئے بیٹھی تھی حُورِ شب

مَے سی اُتر رہی تھی کواَکِب سے نورکی
ہَر سَمت بَٹ رہی تھی شرابِ طُہور شب

4-دُرِعدن از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

جب دل صافی میں دیکھا عکس روئے یار کا
بن گیا وہ بہر عالم آئینہ ابصار کا

جس نے دیکھا اس کو اپنی ہی جھلک آئی نظر — مدتوں جھگڑا چلا دنیا میں " نور و نار" کا

خوب بھڑکی آگ عالَم بن گیا " دارالفساد" — ابتدا سے کام ہے "ہیزم کشی" اشرار کا

پر خدا سے ڈرنے والے کب ڈرے اغیار سے — بڑھ کے کب آگے قدم پیچھے ہٹا اخیار کا

سب سے افضل تھے مگر اصحابِ ختم المرسلین — خلق میں کامل نمونہ عشق کے کردار کے

زغۂ اعداء میں گھر کر بھی نہ "ڈر" جانا کبھی — خواہشِ اعلائے حق تھی شوق تھا دیدار کا

5-بخارِ دل از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

معاف کر سزا مِری ، گناہ مِرے جفا مِری — قبول کر دُعا مِری ، صداو اِلتجا مِری

کہ بخشتا نہیں کوئی ، سِوا تِرے خطا مِری — خدائے من ، خدائے من ، قبول کُن دعائے من

ہماری تو پُکار سُن ، صدائے اشکبار سُن — نوائے بےقرار سُن ، نِدائے اِضطرار سُن

دُعائے شرمسار سُن ، اے میرے غمگسار سُن — خدائے من ، خدائے من ، قبول کُن دعائے من

گناہ سے ہم کو دُور رکھ ، دِلوں کو پُرزِنور رکھ — نشے میں اپنے چُور رکھ ، ہمیشہ پُرسُرور رکھ

نظر کرم کی ہم پہ تُو ، ضرور رکھ ، ضرور رکھ — خدائے من ، خدائے من ، قبول کُن دعائے من

-----★★★------

قصیدہ الاحمدیہ

44- هُوَ خَيْرُ كُلِّ مُقَرَّبٍ مُّتَقَدِّمٍ　　وَالْفَضْلُ بِالْخَيْرَاتِ لَا بِزَمَانِ

آپ ﷺ ہر مقرب اور (راہِ سلوک میں) آگے بڑھنے والے سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف ہے نہ کہ زمانہ پر۔

45- وَالطَّلُّ قَدْ يَبْدُوْ أَمَامَ الْوَابِلِ　　فَالطَّلُّ طَلٌّ لَيْسَ كَالتَّهْتَانِ

اور ہلکا (یعنی پھوار) کبھی موسلا دھار بارش سے پہلے ہوتا ہے۔ ہلکا مینہ ہلکا مینہ ہے موسلا دھار بارش کی طرح نہیں۔

46- بَطَلٌ وَّحِيْدٌ لَا تَطِيْشُ سِهَامُهٗ　　ذُوْ مُصْمِيَاتٍ مُّوْبِقُ الشَّيْطَانِ

آپ یگانہ پہلوان ہیں جس کے تیر خطا نہیں جاتے۔ آپ ٹھیک نشانے پر لگنے والے تیروں کے مالک (اور) شیطان کو ہلاک کرنے والے ہیں۔

47- هُوَ جَنَّةٌ إِنِّيْ أَرٰى أَثْمَارَهٗ　　وَقُطُوْفَهٗ قَدْ ذُلِّلَتْ لِجَنَانِيْ

آپ ایک باغ ہیں۔ بے شک میں دیکھتا ہوں کہ اس کے پھل اور اس کے خوشے میرے دل کے لیے جھکا دیئے گئے ہیں۔

48- أَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰى　　وَرَأَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِي اللَّمَعَانِ

میں نے آپ کو حقائق اور ہدایت کا سمندر پایا اور چمک دمک میں آپ کو موتی کی طرح پایا۔

-----★★★------

قواعدِ وضوابط برائے علمی مقابلہ جات

(نوٹ): تمام قسم کے علمی مقابلہ جات مقامی مجالس میں منعقد ہونگے اور اوّل اور دوئم پوزیشنز لینے والے انصار ہی سالانہ اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں حصہ لے سکیں گے اس سلسلہ میں تمام زعماءِ مجالس سے درخواست ہے کہ پوزیشنز ہولڈر انصار کے نام سالانہ اجتماع سے دوہفتہ قبل قائد تعلیم تک پہنچادیں۔ جزاکم اللہ

قرآنِ کریم:۔ مقابلہ حُسنِ قرأت، حفظِ قُرآن نصاب میں دیئے گئے مقررہ حصہ کے مطابق ہو گا۔

- **قصیدہ:۔** قصیدہ کے اشعار نصاب کے مطابق زبانی، درست تلفظ اور خوش الحانی کے مطابق مقابلہ میں شمار ہونگے۔
- **نظم:۔** کسی بھی نظم کے تین اشعار درست تلفظ، خوش الحانی سے پیش کیے جائیں گے، نظم کا صرف پہلا شعر دہرایا جاسکتا ہے بقیہ دہرانے کی اجازت نہیں ہو گی۔
- **تقریری مقابلہ جات:۔** یہ مقابلہ جات اُردو، بنگلہ، فرنچ، اور فلیمش زبانوں میں ہونگے۔ تقریر کا دورانیہ صرف چار منٹ ہو گا، تقریر دیکھ کر یا زبانی بھی کی جاسکتی ہے۔
- **عناوین تقریری مقابلہ جات 2023ء:۔** حصولِ معرفتِ الہیٰ کے ذرائع۔ عشقِ الہیٰ عشقِ محمد ﷺ سے کیوں وابستہ ہے ۔۔۔۔ اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد۔۔۔۔۔۔۔ یورپی معاشرہ نفس کے جہاد کے لیے بہترین میدان ہے۔۔۔۔۔ حبلِ اللہ کیا ہے۔۔۔۔ انسان فرشتوں سے کیونکر بالا ہے؟
- **تقریر فی البدیہہ:۔** اس مقابلہ میں تقریر کا دورانیہ 2 منٹ ہو گا۔
- **بیت بازی:۔** تمام ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ریجن کی ٹیم تین انصار پر مشتمل تیار کر کے ان کے نام سالانہ اجتماع سے دوہفتہ قبل قائد تعلیم کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ
- **عنوان مقالہ رمضمون نویسی:۔** سال 2023ء: "تربیتِ اولاد"

(نوٹ) مقالہ لکھتے وقت مقالہ کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے اور مقالہ کم و بیش (4000) چار ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے اور سالانہ اجتماع سے ایک ماہ قبل قائد تعلیم تک پہنچادینا ضروری ہے

نصاب مجلس انصار اللہ بیلجیئم

2024ء

نصاب مجلس انصار اللہ بیلجیئم سال 2024ء

نمبر شمار	باب	فہرست عناوین	صفحہ نمبر
01	حفظِ قرآن کریم	سورۃ الحشر (آیات 20 تا 25)، سورۃ النحل (آیات 126 تا 129)، سورۃ بنی اسرائیل آیات (24تا29)	36
02	حُسنِ قرأت	سورۃ یٰسٓ آیات 1 تا 18	39
03	تفسیر القرآن	سورۃ بنی اسرائیل آیت 24	40
04	احادیثِ مبارکہ	تقویٰ، طہارت اور شبہات سے اجتناب	42
05	اختلافی مسائل	صداقت حضرت مسیح موعودؑ (سورج، چاند گرہن)، فیضانِ نبوت اور وفاتِ مسیح علیہ السلام	43
06	دس شرائطِ بیعت	قسط دوئم شرط بیعت (شرک کی مختلف اقسام)	51
07	اصحابِ احمد	حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ	52
08	مطالعہ کتب	ہمارا خدا (حضرت مرزا بشیر احمد ایم اےؓ)، امتحانی پرچہ جات	56
10	منظوم کلام	درِ ثمین، کلامِ محمود، کلامِ طاہر، دُرِ عدن، بخارِ دل	60
11	قصیدہ	اشعار نمبر 54 تا 58 (القصائد الاحمدیہ، یاعین فیض اللہ و عرفانی)	63
12	مقالہ نویسی	بعنوان:۔ "زائن شہر اور مسجد فتح عظیم"	64
13	ہدایات	علمی و ورزشی مقابلہ جات اور سلیبس انصار اللہ کے بارے میں عمومی ہدایات	64

Syllabus de Majlis Ansarullah Belgique 2024

N°	Chapitre	Sujets	Page
1	Le Saint Coran -Apprendre par coeur	Sourate Al-Hashr(versets 20-25), Sourate Al-Nahl(versets 126-129) Sourate Bani Israil(versets 24-29)	36
2	Le Saint Coran -Récitation	Sourate Ya Sin Versets 1-18	39
3	Le Saint Coran -Commentaire	Sourate Bani Israil Verset 24	40
4	Ahadith (Paroles du Saint Prophète saw)	Taqwa, droiture, et éviter le malentendu	42
5	Contradictions	Véracité du Messie Promis (as) (éclipse solaire, éclipse lunaire) Bénédiction du Prophétat et décès de Hazrat Issa (as)	43
6	Les 10 Conditions de la Baiât	2ème Condition de la Baiât au sujet de l'abolition de l'idolâtr ie et de ses sortes	51
7	Les Compagnons de Ahmad (as)	Hazrat Maulvi Abdul karim sahib sialkoti Raziullah Anho	52
8	Lecture	Notre Dieu (Hazrat Mirza Bashir Ahmed M A (ra), feuilles d'examen	56
10	Poème	-Durr-e-Sameen -Kalaam-e-Mahmood -Kalaam-e-Tahir -Durr-e-Adan -Bukhar-e-Dil	60
11	Qasida	Vers 54 à 58 (Al Qasaid ul Ahmadiyya, ya Ayéna Faizillahé wal Irfani)	63
12	Thèse	Titre : « Ville de Zion et La Mosquée Fateh Azim »	64
13	Consignes	Compétitions éducatives et sportives et guide général concernant le syllabus des Ansar	64

পাঠ্যসূচি মজলিস আনসারুল্লাহ বেলজিয়াম (2023)

এক- **কুরআন মুখস্হ করা**

সূরা আল-নূর (আয়াত 55-57) সূরা আল-আহযাব (আয়াত 41-47) সূরা আত তওবা (32-34)

দুই- **সুললিত কন্ঠে কুরআন পাঠ**- সূরা আল-আম্বিয়া (আয়াত 1-11)

তিন- **তফসীরে কূরআন**- সূরা আল নূর (আয়াত 56)

চার- **হাদিস শরীফ** – খেলাফত, সরকার ও সুরা বিষয়ক

পাঁচ- **মতভেদর বিষয়াবলী**- প্রতিশ্রুত মসিহ (আ:) এর সত্যতা (চন্দ্র গ্রহন-সূর্য গ্রহন), নবুয়তের বরকত, ওফাতে ঈসা (আ)

ছয়- **বয়াতের শর্তসমুহ**- বয়াতের প্রথম শর্তের প্রথম অংশ

সাত- **সাহাবী হযরত মসিহে মাউদ আ:**- হযরত মুনশি আরোড়ে খান (রা)

আট- **পুস্তক অধ্যয়ন**- হামারা খোদা (আমাদের আল্লাহ)- হযরত মির্যা বশির আহমদ রা:, প্রশ্নপত্র

নয়- **নযম** -দুররে সমিন, কালামে মাহমুদ, কালামে তাহের, দুররে আদান, বোখারে দীল

দশ- **কাসিদাহ** – কবিতা 49-53

এগারো- **প্রবন্ধ রচনা** – তরবীয়তে আওলাদ(শিশুদের প্রশিক্ষন)

বারো- পাঠ্যসূচি বিষয়ক কিছু প্রয়োজনীয় কথা

سورۃ الحشر۔آیات 20 تا 25

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنۡسٰٮهُمۡ اَنۡفُسَهُمۡ ‌ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ﴿۲۰﴾

اوران لوگوں کی طرح نہ ہوجاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلادیا تواللہ نے انہیں خود اپنے آپ سے غافل کر دیا۔یہی بدکردار لوگ ہیں۔

لَا يَسۡتَوِىۡۤ اَصۡحٰبُ النَّارِ وَاَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ‌ ؕ اَصۡحٰبُ الۡجَـنَّةِ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۲۱﴾

آگ والے اور جنت والے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔جنّتی ہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

لَوۡ اَنۡزَلۡنَا هٰذَا الۡقُرۡاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيۡتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنۡ خَشۡيَةِ اللّٰهِ‌ ؕ وَتِلۡكَ الۡاَمۡثَالُ نَضۡرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمۡ يَتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۲۲﴾

اگر ہم نے اِس قرآن کو کسی پہاڑ پر اتارا ہوتا تو تُو ضرور دیکھتا کہ وہ اللہ کے خوف سے عجز اختیار کرتے ہوئے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا۔ اور یہ تمثیلات ہیں جو ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ تفکّر کریں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ عٰلِمُ الۡغَيۡبِ وَالشَّهَادَةِ‌ ۚ هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۲۳﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ غیب کا جاننے والا ہے اور حاضر کا بھی۔ وہی ہے جو بِن مانگے دینے والا، بے انتہا رحم کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىۡ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ‌ ۚ اَلۡمَلِكُ الۡقُدُّوۡسُ السَّلٰمُ الۡمُؤۡمِنُ الۡمُهَيۡمِنُ الۡعَزِيۡزُ الۡجَـبَّارُ الۡمُتَكَبِّرُ‌ ؕ

سُبۡحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۲۳﴾

وہی اللہ ہے جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ وہ بادشاہ ہے، پاک ہے، سلام ہے، امن دینے والا ہے، نگہبان ہے، کامل غلبہ والا ہے، ٹوٹے کام بنانے والا ہے (اور) کبریائی والا ہے۔ پاک ہے اللہ اُس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

ہُوَ اللّٰہُ الۡخَالِقُ الۡبَارِیُٔ الۡمُصَوِّرُ لَہُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۲۵﴾

وہی اللہ ہے جو پیدا کرنے والا۔ پیدائش کا آغاز کرنے والا اور مصوّر ہے۔ تمام خوبصورت نام اسی کے ہیں۔ اُسی کی تسبیح کر رہا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحبِ حکمت ہے۔

سورۃ النحل۔ آیات 126 تا 129

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ ﴿۱۲۶﴾

اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت کے ساتھ اور اچھی نصیحت کے ساتھ دعوت دے اور ان سے ایسی دلیل کے ساتھ بحث کر جو بہترین ہو۔ یقیناً تیرا ربّ ہی اسے، جو اس کے راستے سے بھٹک چکا ہو، سب سے زیادہ جانتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کا بھی سب سے زیادہ علم رکھتا ہے۔

وَ اِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَ لَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَہُوَ خَیۡرٌ لِّلصّٰبِرِیۡنَ ﴿۱۲۷﴾

اور اگر تم سزا دو تو اتنی ہی سزا دو جتنی تم پر زیادتی کی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو یقیناً صبر کرنے والوں کے لئے یہ بہتر ہے۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۸﴾

اور تو صبر کر اور تیرا صبر اللہ کے سوا اور کسی کی خاطر نہیں اور تُو ان پر غم نہ کر اور تُو اس سے تنگی میں نہ پڑ جو وہ مکر کرتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۹﴾

یقیناً اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور جو احسان کرنے والے ہیں۔

سورۃ بنی اسرائیل۔آیات 24 تا 29

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾

اور تیرے ربّ نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۵﴾ ۭ

اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا دے اور کہہ کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ۭ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۶﴾

تمہارا ربّ سب سے زیادہ جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم نیک ہو تو وہ یقیناً بکثرت توبہ کرنے والوں کو

بہت بخشنے والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿٢٧﴾

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿٢٩﴾

اور اگر تجھے ان سے اعراض کرنا ہی پڑے تو اپنے ربّ کی رحمت کے حصول کی خاطر، جس کی تُو امید رکھتا ہے، اُن سے نرم بات کہہ۔

حُسنِ قرأت

سورۃ یٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ﴿٢﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿٣﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٤﴾ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٥﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ
الرَّحِيْمِ ﴿٦﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا
يُؤْمِنُوْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٩﴾ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٠﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ
بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۗ وَكُلَّ شَيْءٍ
اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٣﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ اِذْ

اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡہِمُ اثۡنَیۡنِ فَکَذَّبُوۡہُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾ قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا

بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَیۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَکۡذِبُوۡنَ ﴿۱۵﴾ قَالُوۡا رَبُّنَا یَعۡلَمُ اِنَّاۤ اِلَیۡکُمۡ

لَمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا عَلَیۡنَاۤ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۷﴾

-----★★★------

تفسیر القرآن

تفسیر القرآن (سورۃ بنی اسرائیل آیت 24)

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَ بِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا ؕ اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ

اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنۡہَرۡہُمَا وَ قُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا۔

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۲۴)

ترجمہ: تیرے ربّ نے (اس بات کا) تاکیدی حکم دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور (نیز اپنے) ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے کا۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر یا ان دونوں پر جب کہ وہ تیرے پاس ہوں بڑھاپا آجائے تو انہیں (انکی کسی بات پر ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے) اُف تک نہ کہہ اور نہ انہیں جھڑک اور ان سے (شریفانہ طور پر) نرمی سے بات کر۔

تفسیر: اللہ تعالیٰ وہ ترکیب بتاتا ہے جس کے ذریعہ سے انسان اپنے نظام کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اس بات کی طرف توجّہ دلائی ہے کہ ہدایت کے دنوں میں ان احکام کی پابندی کرنا اور ان کا خیال رکھنا تب ہی تم تنزّل سے بچ سکوگے ورنہ ترقّیات قائم نہ رہ سکیں گی۔

قرآنِ مجید نے سب سے مقدم حکم توحید کے قیام اور شرک کے رڈ کا دیا ہے۔۔ توحید کو اس لئے مقدّم رکھا ہے کیونکہ کوئی گناہ بغیر شرک کے پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب گناہ دراصل شرک ہی کی شاخیں ہیں۔ گناہ کا مرتکب

انسان اسی لئے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل ایمان اور توکّل نہیں رکھتا۔

توحید کا مسئلہ نیکیوں کے لئے بطور ایک بیج کے ہے۔۔اگر توحید کا عقیدہ نہ اختیار کیا جائے تو قانونِ قدرت اور قانونِ شریعت دونوں کی بنیاد ہل جاتی ہے۔ قانونِ شریعت کا تعلق تو واضح ہی ہے مگر قانونِ قدرت کی تمام ترقّیات اور سائنس کی تمام تَر بنیاد بھی توحید پر ہی ہے کیونکہ اگر مختلف خدا مانے جائیں تو ان کے مختلف قانون ہونے چاہئیں یا پھر کم از کم اس میں مختلف تبدیلیاں ہوتی رہنی چاہئیں اور اگر ایسا ہو یعنی ایک اٹل قانون اور ایک قائم سلسلہ قانون قدرت کا دُنیا میں جاری نہ ہو تو تمام علمی ترقیات یکدم بند ہو جائینگی کیونکہ سائنس کی ترقی اور ایجادات کی وسعت کی بنیاد اسی پر ہے کہ دُنیا میں ایک منظّم اور نہ بدلنے والا قانون جاری رہے۔ اگر انسان کو یہ خیال ہو کہ عالم میں کوئی نظام نہیں یا یہ کہ نظام بدلتا رہتا ہے تو وہ کبھی بھی قانون قدرت کی باریکیوں کے دریافت کرنے کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔

توحید پر یقین رکھنے کا حکم دینے کے بعد والدین کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔۔وہ طبعی قانون کا ایک ایسا ظہور ہیں جو قانونِ شریعت کی طرف لے جاتا ہے کیونکہ وہ مبداء (پیدا کرنے والی ذات) پر دلالت کرتے ہیں۔ والدین کے ذریعہ سے پیدائش بتاتی ہے کہ انسان اتفاقی طور پر پیدا نہیں ہو گیا۔ اس سے پہلے کوئی اور تھا اور اس سے پہلے کوئی اور غرض ایک لمبا سلسلہ تھا جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود پر شہادت ملتی ہے۔ بغیر تناسل کے اصول کے انسان کا ذہن مبداء کی طرف جا ہی نہیں سکتا تھا اگر یہ نظام نہ ہوتا تو انسان کو اس لمبی کڑی کی طرف کبھی توجہ ہی نہ ہوتی لیکن اس کے ساتھ ہی سلسلہ تناسل یہ بھی بتاتا ہے کہ انسانی پیدائش کی غرض اور اس کا مقصد بہت بڑا ہے۔ پس توحید کے حکم کے بعد والدین کے متعلق احسان کا حکم دیا کیونکہ ایک احسان کی قدر دوسرے احسان کی قدر کی طرف توجہ کو پھراتی ہے۔۔اس جملہ میں کیا لطیف رنگ اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا انسان بدلہ نہیں دے سکتا اس لئے خدا تعالیٰ کے ذکر میں یہ بیان کیا کہ احسان تو تم کر نہیں سکتے پس ظلم سے تو بچو لیکن والدین کے احسان کا بدلہ دیا جا سکتا ہے اس لئے ان کے بارہ میں مثبت حکم دیا۔ یہ بتایا ہے کہ اگر وہ تمہاری کفالت میں بھی ہوں تو بھی کچھ نہ کہنا کجا یہ کہ وہ الگ رہتے ہوں اور پھر بھی تمہارے ہاتھوں تکلیف پائیں۔ کفالت کی خصوصیت اس لئے فرمائی کہ ہر وقت کے پاس رہنے سے اختلافات زیادہ رونما ہوتے ہیں اور پھر یہ بھی قاعدہ ہے کہ انسان جس پر خرچ کرتا ہے اس پر اپنا حق بھی سمجھنے لگتا ہے۔

اُفّ یعنی یہ کہنا کہ مجھے یہ بات پسند نہیں اور نَھَرْ ناپسندیدگی کو عملی جامہ پہنانے کو کہتے ہیں یعنی نہ مُنہ سے نہ عمل سے اُن کو دُکھ دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایاہے ادرک احد والدیہ ثم لم یغفر لہ فأ بعدہ اللہ عز و جل۔ یعنی جس شخص کو اپنے والدین میں سے کسی کی خدمت کا موقع ملے اور پھر بھی اس کے گناہ نہ معاف کئے جائیں تو خدا اس پر لعنت کرے مطلب یہ کہ نیکی کا ایسا اعلیٰ موقعہ ملنے پر بھی اگر وہ خدا کا فضل حاصل نہیں کر سکا تو جنت تک پہنچنے کے لئے ایسے شخص کے پاس کوئی ذریعہ نہیں۔

(ترجمہ وتفسیر مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ از تفسیر کبیر جلد چہارم صفحات ۳۲۰۔۳۲۱)

احادیثِ مبارکہ

تقویٰ، طہارت اور شبہات سے اجتناب

1۔عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔

(مسلم کتاب الزھدوالرقاق)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا۔اللہ تعالیٰ اس انسان سے محبّت کرتا ہے جو پرہیزگار ہو، بے نیاز ہو، گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔

2۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ ؟ قَالَ اَتْقَاهُمْ ، فَقَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ قَالَ: فَيُوْسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ بْنُ نَبِي اللّٰهِ بْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ بْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا: لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْأَلُكَ. قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي ؟ خِيَارُهُمْ فِيْ الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا.

(بخاری کتاب الانبیاء باب قول اللہ تعالیٰ کان یوسف واخوتہٖ اٰیات للسائلین)

حضرت ابوہریرۃ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ حضور نے فرمایا۔ لوگوں میں سے جو زیادہ متقی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ہم روحانی اعزاز کے متعلق نہیں پوچھ رہے۔ اس پر

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت یوسف جو اللہ تعالیٰ کے نبی کے بیٹے تھے اور اللہ تعالیٰ کے نبی (الحق) کے پوتے اور خلیل اللہ کے پڑپوتے تھے۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو کیا تم عرب کے اعلیٰ خاندانوں کے متعلق پوچھ رہے ہو؟ ان میں سے جو جاہلیت میں معزز تھے اسلام میں بھی معزز ہیں بشرطیکہ وہ دین کو سمجھتے اور اس کا فہم رکھتے ہوں۔

3۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْ وَرِعًا تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَاحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَاَقِلَّ الضَّحِكَ
فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقوی)

حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر۔ تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔ قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکر گزار شمار ہوگا۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لیے پسند کرو تو صحیح مومن سمجھے جاؤ گے۔ جو تیرے پڑوس میں بستا ہے، اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی مسلم کہلا سکو گے۔ کم ہنسا کرو کیونکہ بہت زیادہ قہقہے لگا کر ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔

اختلافی مسائل

فیضانِ نبوت

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿۷۰﴾ (سورۃ النساء)

اور جو بھی اللہ کی اور اِس رسول کی اطاعت کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا

ہے (یعنی) نبیوں میں سے، صدیقوں میں سے، شہیدوں میں سے اور صالحین میں سے۔ اور یہ بہت ہی اچھے ساتھی ہیں۔

اس آیت میں خدا تعالی نے امت محمدیہ میں طریق حصول نعمت اور تحصیل نعمت کو بیان کیا ہے۔ آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ایک انسان صالحیت کے مقام سے ترقی کر کے نبوت کے مقام تک پہنچتا ہے۔

دوسری جگہ جہاں انبیاء سابق کے اتباع کا ذکر کیا گیا ہے وہاں اس کے نتیجہ میں انعام نبوت نہیں دیا گیا۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّيْقُوْنَ ۖ وَالشُّهَدَآءُ (الحدید20)

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ تعالی اور باقی تمام انبیاء پر وہ صدیق اور شہید ہوئے۔

یاد رہے کہ یہاں امنو صیغہ ماضی اور رسلہ صیغہ جمع ہے بخلاف من یطع اللہ والی آیت کے کہ اس میں یطع مضارع ہے اور آلرسول خاص انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔

گویا پہلے انبیاء کی اطاعت نعت زیادہ سے زیادہ کسی انسان کو صدیقیت کے مقام تک پہنچا سکتی تھی مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ایک انسان کو مقام نبوت پر بھی فائز کر سکتی ہے اگر کہا جائے کہ لفظ ہے من نہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے وہ نبیوں کے ساتھ ہوں گے خود نبی نہ ہوں گے آگے تو اس کا جواب یہ ہے کہ

1۔ اگر تمہارے معنے تسلیم کر لئے جائیں تو ساری آیت کا ترجمہ یہ بنے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے نبیوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود نبی نہ ہونگے۔ وہ صدیقوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود صدیق نہ ہونگے وہ شہیدوں کے ساتھ ہوں گے مگر خود شہید نہ ہوں گے وہ صالحین کے ساتھ ہوں گے مگر خود صالح نہ ہوں گے تو گویا نہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صدیق ہوئے، نہ عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور نہ امت محمدیہ میں کوئی نیک آدمی ہوا۔ تو پھر یہ امت خیر امت نہیں بلکہ شر امت ہوئی۔ لہذا اس آیت میں مع کے معنی ساتھ نہیں ہو سکتا بلکہ مع بمعنی من ہے۔

2۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٧﴾ ۔النساء آیت 147

مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اصلاح کی اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر لیا تو یہی وہ لوگ ہیں جو مومنوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مومنوں کو ایک بڑا اجر عطا کرے گا۔

کیا یہ صفات رکھنے والے لوگ مومن نہیں صرف مومنوں کے ساتھ ہی ہیں اور کیا ان کو اجر عظیم عطا نہیں ہو گا چنانچہ تفسیر بیضاوی میں آیت بالا کے الفاظ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ کا ترجمہ یہ کیا ہے۔فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ عِدَادِ هِمْ فِي الدَّ رَيْنِ (بیضاوی زیر آیت فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ النساء ۷۰) یعنی وہ لوگ دونوں جہانوں میں مومنوں کی گنتی میں شامل ہیں پس مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ کا ترجمہ بھی یہ ہو گا کہ وہ دونوں جہانوں میں من علی یعنی انبیاء کی گنتی میں شامل ہوں گے۔

3۔تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ آل عمران:194۔(کہ مومن یہ دعا کرتے ہیں) کہ اللہ ہم کو نیک لوگوں کے ساتھ وفات دے۔اس آیت کا کیا یہ مطلب ہے۔اے اللہ جب نیک لوگوں کی جان نکلے ہماری جان بھی ساتھ ہی نکال لے؟ بلکہ یہ ہے کہ اے اللہ ہم کو بھی نیک بنا کر مار۔

4۔ایک جگہ شیطان کے متعلق آتا ہے اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ الحجر آیت 32

اس نے انکار کر دیا کہ سجدہ کرنے والوں کے ساتھ شامل ہو۔

اور دوسری جگہ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ (الاعراف:12) آتا ہے۔

نوٹ۔مَعَ کے معنی معیت (ساتھ) کے بھی ہوتے ہیں۔جیسا کہ آیت اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (البقرۃ:195،التوبۃ:123) (کہ خدا نیک لوگوں کے ساتھ ہے) میں اور مع کے معنی من بھی ہوتے ہیں جیسا کہ اوپر مثالیں دی گی ہیں اور مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ والی آیت میں تو اس کے معنی سوائے من کے اور کوئی ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ اگر یہ معنی نہ کیے جائیں تو امت محمدیہ نعوذ باللہ شر امت قرار پاتی ہے جو بالبداہت باطل ہے۔لہذا ہمارے جواب میں اِنَّ اللہ مَعَنَا (التوبہ:40) اور اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ (

البقرة:195) پیش کرنا غیر احمدیوں کے لیے مفید نہیں۔

> وقوله: مع الذين أنعم الله عليهم، تفسير لقوله: ﴿صراط الذين أنعمت عليهم﴾(1) وهم من ذكر في هذه الآية. والظاهر أن قوله: من النبيين، تفسيرٌ للذين أنعم الله عليهم. فكأنه قيل: من يطع الله ورسوله منكم ألحقه الله بالذين تقدمهم ممن أنعم عليهم. قال الراغب: ممن أنعم عليهم من الفرق الأربع في المنزلة والثواب: النبي بالنبي، والصديق بالصديق، والشهيد بالشهيد، والصالح بالصالح. وأجاز الراغب أن يتعلق من النبيين بقوله: ومن يطع الله والرسول. أي: من النبيين ومن بعدهم،
>
> (البحر المحيط فى التفسير. زیر آیت وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۔ ۔ ۔ جلد 3 صفحہ 699)

حضرت امام راغب نے سورۃ النساء کی آیت 70 کے وہی معنے بیان کئے ہیں جو جماعت احمدیہ کرتی ہے۔ چنانچہ تفسیر البحر المحیط میں لکھاہے:۔یعنی خدا کا فرمانا کہ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ یہ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی تفسیر ہے۔اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کا قول من النبیین تفسیر ہے اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ کی۔گویا یہ بیان کیا گیاہے کہ تم میں سے جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ان لوگوں میں شامل کردے گا۔ جن پر قبل ازیں انعامات ہوئے۔ اور امام راغب نے کہاہے کہ ان چار گروہوں میں شامل کرایگا۔ مقام اور ثواب کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ اور صدیق کو صدیق کے ساتھ شہید کو شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔اور امام راغب نے جائز قرار دیاہے کہ اس امت کے نبی بھی نبیوں میں شامل ہوں جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنی ''من النبیین'' (نبیوں میں سے)۔

وفاتِ مسیح علیہ السلام

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَا۟ئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۵﴾ سورۃ آل عمران:145

اور محمد نہیں ہے مگر ایک رسول۔ یقیناً اس سے پہلے رسول گزر چکے ہیں۔ پس کیا اگر یہ بھی وفات پاجائے یا قتل ہوجائے تو تم اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاؤ گے؟ اور جو بھی اپنی ایڑیوں کے بل پھر جائے گا تو وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اور اللہ یقیناً شکر گزاروں کو جزا دے گا۔

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۶﴾ (سورۃ المائدہ:76)

مسیح ابنِ مریم ایک رسول ہی تو ہے۔ اس سے پہلے جتنے رسول تھے سب کے سب گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں صِدیقہ تھی۔ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ کس طرح ہم ان کی خاطر اپنی آیات کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ وہ کدھر بھٹکائے جارہے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ خَرَجَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَقَالَ: اجْلِسْ يَا عُمَرُ، فَأَبَى عُمَرُ أَنْ يَجْلِسَ، فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّداً ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّداً قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ. قَالَ اللهُ : ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ﴾ -

(صحیح بخاری ، کتاب المغازی ، باب مرض النبی و وفاتہ، جلد 3 صفحہ 1343-1344)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (رسول اللہ کی وفات کے موقع پر) تشریف لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں سے مخاطب تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اے عمر بیٹھ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو نہیں بیٹھے مگر لوگ انہیں چھوڑ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوگئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا امابعد (اے لوگو) تم میں سے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور تم میں سے جو اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یقین کرلے کہ اللہ زندہ ہے اس پر کبھی موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہیں آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا گئے ہیں۔

خداوند عزوجل نے عام اور خاص دونوں طور پر مسیح کا فوت ہوجانا بیان فرمایا ہے عام طور پر جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے ہر یک رسول جو آیا وہ گزر گیا اور انتقال کرگیا اب کیا تم اس رسول کے مرنے یا قتل ہوجانے کی وجہ سے دین اسلام چھوڑ دوگے ؟ اب دیکھو یہ آیت جو استدلالی طور پر پیش کی گئی ہے صریح دلالت کرتی ہے کہ ہر یک رسول کو موت پیش آتی رہی ہے خواہ وہ موت طبعی طور پر ہو یا قتل وغیرہ سے اور گزشتہ

نبیوں میں سے کوئی ایسا نبی نہیں جو مرنے سے بچ گیا ہو۔ سو اس جگہ ناظرین بداہت سمجھ سکتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح جو گزشتہ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں اب تک مرے نہیں بلکہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تو اس صورت میں مضمون اس آیت کا جو عام طور پر ہر یک گزشتہ نبی کے فوت ہونے پر دلالت کر رہا ہے صحیح نہیں ٹھہر سکتا بلکہ یہ استدلال ہی لغو اور قابل جرح ہو گا۔
(ازالۂ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 264، 265)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم صرف ایک نبی ہیں ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں ہیں اب کیا اگر وہ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو ان کی نبوت میں کوئی نقص لازم آئے گا جس کی کی وجہ سے تم دین سے پھر جاؤ اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نبی کے لئے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے تو ایسا نبی پہلے نبیوں میں سے پیش کرو جو اب تک زندہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم زندہ ہے تو پھر یہ دلیل جو خدائے تعالی نے پیش کی صحیح نہیں ہو گی۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 427)

صداقت حضرت مسیح موعودؑ (نشان کسوف و خسوف)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسوف و خسوف کے نشان کو اپنی صداقت کے طور پر پیش کیا ہے۔ اس کا ذکر قرآن مجید، حدیث میں ہے۔ قرآن مجید میں اس کا ذکر سورۃ القاریہ کی آیات 10، 9، 8 میں درج ہے کہ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ 8 تو (جواب دے کہ) جب نظر چندھیا جائے گی۔ وَخَسَفَ الْقَمَرُ 9 چاند گہنا جائے گا۔ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ 10 اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے۔

احادیث میں اللہ تعالی کے خاص نشانیوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الکسوف باب صلوۃ النساء مع الرجال فی الکسوف حدیث 1035)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح موعود کی آمد کی نشانیوں میں سے ایک بڑی زبردست نشانی سورج اور چاند گرہن تھا جو اللہ تعالی کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔

صحیح دار قطنی میں یہ ایک حدیث ہے کہ امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ:۔ ان لمهد ينا آيتين لم تجونا منذ خلق السموات والأرض. ينكسف القمر لأول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه.

ترجمہ۔یعنی ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں اور جب سے کہ زمین و آسمان خدا نے پیدا کیا یہ دو نشان کسی اور مامور اور رسول کے وقت میں ظاہر نہیں ہوئے۔ان میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی معہود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کا گرہن اس کی اول رات میں ہو گا یعنی تیرھویں تاریخ میں اور سورج کا گرہن اس کے دنوں میں سے بیچ کے دن میں ہو گا۔ یعنی اسی رمضان کے مہینہ کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ اور ایسا واقعہ ابتدائے دنیا سے کسی رسول یا نبی کے وقت میں کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ صرف مہدی معہود کے وقت اس کا ہونا مقدر ہے۔اب تمام انگریزی اور اردو اخبار اور جملہ ماہرینِ ہیئت اس بات کے گواہ ہیں کہ میرے زمانہ میں ہی جس کو عرصہ تقریباً بارہ سال کا گزر چکا ہے اسی صفت کا چاند اور سورج کا گرہن رمضان کے مہینہ میں وقوع میں آیا ہے۔ اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے ۔اول اس ملک میں دوسرے امریکہ میں۔ اور دونوں مرتبہ انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے ۔اور چونکہ اس گرہن کے وقت میں مہدی معہود ہونے کا مدعی کوئی زمین پر بجز میرے نہیں تھا اور نہ کسی نے میری طرح اس گرہن کو اپنی مہدویت کا نشان قرار دے کر صدہا اشتہار اور رسالے اردو اور فارسی اور عربی میں دنیا میں شائع کیے ،اس لیے یہ نشانِ آسمانی میرے لئے متعیّن ہوا۔ دوسری اس پر دلیل یہ ہے کہ بارہ برس پہلے اس نشان کے ظہور سے خدا تعالیٰ نے اس نشان کے بارے میں مجھے خبر دی تھی کہ ایسا نشان ظہور میں آئے گا اور وہ خبر براہین احمدیہ میں درج ہو کر قبل اس کے جو یہ نشان ظاہر ہوا لاکھوں آدمیوں میں مشتہر ہو چکی تھی۔(حقیقت الوحی روحانی خزائن جلد22 صفحہ 202)

گو اب بعض لوگ چاند گرہن کی دلیلیں پیش کرتے ہیں لیکن اس کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے پہلے فرما دیا تھا کہ یہ نشان ظاہر ہو گا۔

پھر اس بارے میں مزید وضاحت فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

یہ حدیث ایک غیبی امر پر مشتمل ہے جو تیرہ سو برس کے بعد ظہور میں آگیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت مہدی موعود ظاہر ہو گا اس کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن تیرھویں رات کو ہو گا اور اسی مہینہ میں سورج گرہن اٹھائیسویں دن ہو گا اور ایسا واقعہ کسی مدعی کے زمانہ میں بجز مہدی معہود کے زمانہ کے پیش نہیں آئے گا۔ ظاہر ہے کہ ایسی کھلی کھلی غیب کی بات بتلانا بجز نبی کے اور کسی کا کام نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا۔(سورۃ الجن 27)

وہ غیب کا جاننے والا ہے پس وہ کسی کو اپنے غیب پر غلبہ عطا نہیں کرتا۔

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّہٗ یَسْلُکُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَمِنْ خَلْفِہٖ رَصَدًا(28)

بجز اپنے برگزیدہ رسول کے۔ پس یقیناً وہ اس کے آگے اور اُس کے پیچھے حفاظت کرتے ہوئے چلتا ہے۔

یعنی خدا اپنے غیب پر بجز برگزیدہ رسولوں کے کسی کو مطلع نہیں فرماتا۔ پس جب کہ یہ پیشگوئی اپنے معنوں کے رو سے کامل طور پر پوری ہو چکی تو اب یہ کچے بہانے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا امام محمد باقر کا قول ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ لوگ ہرگز نہیں چاہتے کہ کوئی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری ہو یا کوئی قرآن شریف کی پیشگوئی پوری ہو (اب یہ صداقت کا جو نشان ہے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے پورے ہونے کا نشان ہے) فرمایا کہ دنیا ختم ہونے پہنچ گئی مگر بقول ان کے اب تک آخری زمانہ کے متعلق کوئی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ اور اس حدیث سے بڑھ کر اور کونسی حدیث صحیح ہوگی جس کے سر پر محدثین کی تنقید کا احسان نہیں بلکہ اس نے اپنی صحت کو آپ ظاہر کر کے دکھلا دیا کہ وہ صحت کے اعلیٰ درجہ پر ہے۔ خدا کے نشانوں کو قبول نہ کرنا یہ اور بات ہے ورنہ یہ عظیم الشان نشان ہے جو مجھ سے پہلے ہزاروں علماء اور محدثین اس کے وقوع کے امیدوار تھے اور منبروں پر چڑھ کر اور رو رو کر اس کو یاد دلایا کرتے تھے۔

چاند سورج گرہن کی پیشگوئی کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس:۔

ہمارے لئے کسوف و خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف و خسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلت۔ کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے مواقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف و خسوف ہو جائے اور بلاد عرب میں اس کا نام و نشاں نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہونگے اور اس میں اپنی ذلت دیکھتے ہونگے۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 33)

-----★★★------

دس شرائطِ بیعت

شرک کی مختلف اقسام۔ دوسری قسط

گو جس طرح اس حدیث سے ظاہر ہے کہ ظاہری شرک، بتوں، مورتیوں، چاند کی عبادت کر کے نہ بھی ہو تو ریاء اور خواہشات کی پیروی بھی شرک ہے۔ اگر ایک ماتحت اپنے افسر کی اطاعت سے بڑھ کر خوشامد کی حد تک اس کے آگے پیچھے پھرتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس سے میری روزی وابستہ ہے تو یہ بھی شرک کی ہی ایک قسم ہے۔ اگر کسی کو اپنے بیٹوں پر ناز ہے کہ میرے اتنے بیٹے ہیں اور یہ بڑے ہو رہے ہیں اور کام پر لگ جائیں گے، کمائیں گے، مجھے سنبھالیں گے اور اب میں آرام سے اپنی بقیہ عمر گزاروں گا۔ یا میرے ان جوان بیٹوں کی وجہ سے میرے شریک میرا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ (برصغیر میں بلکہ ساری تیسری دنیا میں شریکے کی ایک بڑی گندی رسم ہے)۔ مکمل انحصار ان بیٹوں پر ہے۔ اور وہ ناخلف نکلتے ہیں یا کسی حادثہ میں فوت ہو جاتے ہیں یا معذور ہو جاتے ہیں تو ایسے شخص کے تو تمام سہارے ختم ہو گئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔ بلکہ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہیے یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہیے۔ ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔ بت صرف وہی نہیں جو سونے یا چاندی یا پیتل یا پتھر وغیرہ سے بنائے جاتے اور ان پر بھروسہ کیا جاتا ہے بلکہ ہر ایک چیز یا قول یا فعل جس کو وہ عظمت دی جائے جو خدا تعالیٰ کا حق ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بت ہے۔ .... یاد رہے کہ حقیقی توحید جس کا اقرار خدا ہم سے چاہتا ہے اور جس کے اقرار سے نجات وابستہ ہے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو اپنی ذات میں ہر ایک شریک سے خواہ بت ہو، خواہ انسان ہو، خواہ سورج ہو یا چاند ہو یا اپنا نفس یا اپنی تدبیر اور مکر فریب ہو منزہ سمجھنا اور اس کے مقابل پر کوئی قادر تجویز نہ کرنا۔ کوئی رازق نہ ماننا۔ کوئی معزّ اور مذلّ خیال نہ کرنا۔ کوئی ناصر اور مددگار قرار نہ دینا۔ اور دوسرے یہ کہ اپنی محبت اسی سے خاص کرنا۔ اپنی عبادت اسی سے خاص کرنا۔ اپنا تذلل اسی سے خاص کرنا۔ اپنی امیدیں اسی سے خاص کرنا۔ اپنا خوف اسی سے خاص کرنا۔ پس کوئی توحید بغیر ان تین قسم کی تخصیص کے کامل نہیں ہو سکتی۔ اول ذات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ

اس کے وجود کے مقابل پر تمام موجودات کو معدوم کی طرح سمجھنا اور تمام کو ہالکتہ الذات اور باطلتہ الحقیقت خیال کرنا۔ دوم صفات کے لحاظ سے توحید یعنی یہ کہ ربوبیت اور الوہیت کی صفات بجز ذات باری کسی میں قرار نہ دینا۔ اور جو بظاہر رب الانواع یا فیض رسان نظر آتے ہیں یہ اسی کے ہاتھ کا ایک نظام یقین کرنا۔ تیسرے اپنی محبت اور صدق اور صفا کے لحاظ سے توحید یعنی محبت وغیرہ شعار عبودیت میں دوسرے کو خدا تعالیٰ کا شریک نہ گرداننا اور اسی میں کھوئے جانا"۔

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 349، 350)

حضرت خلیفتہ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے سوا اس کے کسی اسم، کسی فعل اور کسی عبادت میں غیر کو شریک کرنا، یہ شرک ہے۔ اور تمام بھلے کام اللہ تعالیٰ ہی کی رضا کے لئے کرے اس کا نام عبادت ہے۔ لوگ مانتے ہیں کہ کوئی خالق خدا تعالیٰ کے سوا نہیں۔ اور یہ بھی مانتے ہیں کہ موت اور حیات خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ اور قبضۂ اقتدار و اختیار میں ہے۔ یہ مان کر بھی دوسرے کے لئے سجدہ کرتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ عبادت الٰہی کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے روزوں کو چھوڑ کر دوسروں کے روزے رکھتے اور خدا تعالیٰ کی نمازوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے غیر اللہ کی نمازیں پڑھتے ہیں اور ان کے لئے زکوٰتیں دیتے ہیں۔ ان اوہام باطلہ کی بیخ کنی کے لئے اللہ تعالیٰ نے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا"۔

(خطبات نور صفحہ 7-8)

-----★★★------

اصحابِ احمدؑ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ابتدائی ایام میں ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلواۃ السلام کی بیعت میں آ گئے۔ بیعت کے تھوڑا عرصہ بعد آپ نوکری چھوڑ کر حضرت اقدس علیہ السلام کے قدموں میں حاضر ہو گئے اور تادمِ حیات اپنے آقا سے جدا ہونا گوارا نہ کیا۔ آپ کی وفات حضور کی زندگی میں ہی ہو گئی۔ لیکن اس عرصہ میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اس سلسلہ کی ایسی خدمات کی توفیق پائی اور ایسا روحانی مقام حاصل کیا کہ آپ کا شمار اکابر رفقاء میں ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی 1858ء میں بمقام شہر سیالکوٹ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام محمد سلطان، دادا کا نام عبدالرحیم اور والدہ کا نام حشمت بی بی تھا۔ آپکا نام کریم بخش رکھا گیا جسے بعد میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عبدالکریم سے بدل دیا۔ آپ کے نام بدلنے کے بارہ میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب دہلوی بیان کرتے ہیں: مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی مرحوم کا نام اصل میں کریم بخش تھا۔ حضرت صاحب نے ان کا نام بدل کر عبدالکریم رکھ دیا۔ میں نے اس تبدیلی کے بہت دیر بعد بھی موادی صاحب مرحوم کے والد صاحب کو سنا کہ وہ انہیں کریم بخش ہی کہہ کر پکارتے تھے۔ (سیرت المہدی حصہ سوم، روایت نمبر604ص70)

23 مارچ 1889ء یعنی بیعت اولی کے آغاز کے موقع پر حضرت مولانا موصوف نے بیعت نہیں کی تھی بلکہ حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی نور اللہ مرقدہ کی توجہ دلانے پر آپ نے ایک یا دو روز بعد بیعت کی۔

"آپ حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کے کہنے کے مطابق بیعت کرنے کے لئے حضور اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو حضور نے مولوی نورالدین صاحب کو بھی بلا لیا اور ان کے ہاتھ میں آپکا ہاتھ رکھا اور ہر دو کے ہاتھوں کو حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنے ہاتھ میں لیا، پھر مولوی صاحب کی بیعت لی"۔ (سیرت المہدی حصہ اول، صفحہ 249)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب دہلوی بیان فرماتے ہیں: حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتابوں کی کاپی اور پروف خود دیکھا کرتے تھے اور جب کوئی عربی کتابیں لکھتے تو وہ خود بھی دیکھتے تھے اور بعض علماء کو بھی دکھانے کا حکم دیا تھا۔ چنانچہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تو عربی اور فارسی کتب کے تمام پروف بطور صحیح کے بالاستیعاب دیکھتے تھے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم، روایت نمبر605)

دسمبر 1896ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تحریر شدہ مضمون جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام میں پہلے سے ہی خبر دی تھی مضمون بالا رہا کہ دین حق کی نمائندگی میں جو مضمون آپ کا ہوگا وہ سب سے اعلیٰ رہے گا جلسہ مذاہب عالم میں پڑھنے کی سعادت حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے حصہ میں آئی۔ یہ تاریخی مضمون جو بعد میں اسلامی اصول کی فلاسفی" کے نام سے شائع ہوا اور آج قریبًا ہر احمدی گھرانہ میں کتابی صورت میں موجود ہے۔ باوجودیکہ آپ بیمار تھے، تاہم آپ نے اس لیکچر کو خوش الحانی سے پڑھنے کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔

خطبہ الہامیہ کا اعجازی نشان قادیان میں عیدالاضحیہ کے دن 11/اپریل 1900ء میں ظاہر ہوا۔ اس موقعہ پر حضرت مولوی

صاحب کے حصہ میں کئی سعادتیں آئیں۔ ایک تو اس خطبہ کا ساتھ ساتھ لکھنا اور پھر اس کے اختتام کے بعد ترجمہ کر کے احباب کرام کے سامنے پیش فرمانا لیکن اس سے بھی بڑی سعادت یہ تھی کہ اس خطبہ کی تحریک حضرت مولوی صاحب نے حضور کی خدمت اقدس میں کی تھی اور حضور نے آپ کی تجویز کو الٰہی تصرف سمجھ کر خطبہ الہامیہ ارشاد فرمایا۔

13 مارچ 1903ء کا دن تاریخ احمدیت میں بہت اہم دن ہے۔ یہ وہ مبارک دن تھا جس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کردہ اینٹ منارۃ المسیح کے لئے بنیاد میں رکھی گئی۔ بعد از نماز جمعہ یہ تقریب منعقد ہوئی۔ حضرت حکیم فضل الٰہی صاحب اینٹ لے آئے جسے اپنی ران پر رکھ کر حضور علیہ السلام دیر تک دعائیں کرتے رہے۔ پھر حکیم صاحب، معمار احمدی نے اس اینٹ کو مینارۃ المسیح کی بنیاد کے مغربی حصہ میں لگا دیا۔ حکیم صاحب موصوف اور دوسرے احباب اس مبارک اینٹ کو لیکر جب (بیت اقصی) کو چلے تو راستہ میں مولانا عبدالکریم صاحب نماز جمعہ پڑھا کر واپس آرہے تھے۔ مولوی صاحب کا معمول ہے کہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر دیر تک (بیت) اقصی میں بیٹھا کرتے ہیں کیونکہ بیرون جات کے احباب آپ کے گرد جمع ہو جاتے ہیں اور ہفتہ کے حالات سنا کرتے ہیں یا بعض مسائل دریافت کرتے ہیں۔ آج بھی اسی معمول کے موافق آپ دیر سے آرہے تھے۔ راستہ میں جب یہ حال آپ کو معلوم ہوا تو رقت سے آپ کا دل بھر آیا اور اس اینٹ کو لے کر اپنے سینہ سے لگایا اور بڑی دیر تک انہوں نے دعا کی اور کہا کہ یہ آرزو ہے کہ بفعل ملائکہ میں شہادت کے طور پر ہے۔ آخر وہ اینٹ فضل الدین صاحب معمار احمدی کے ہاتھ سے منارۃ المسیح کے بنیاد کے مغربی حصہ میں لگائی گئی۔"

(الحکم قادیان 17 مارچ 1903ص 5-6)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی ایک اور سعادت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ شہرہ آفاق لیکچر پڑھ کر سنانا ہے جو ستمبر 1904ء کو لاہور میں ایک مجمع عام کے سامنے آپ نے پر اثر اور نہایت بلند آواز میں پیش فرمایا تھا۔ لیکچر لاہور وہ مشہور تقریر ہے جو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے 3 ستمبر 1904 کو اہل لاہور کے ایک عظیم مجمع کے لئے لکھی۔ 1905ء میں حضرت مولوی صاحب شدید بیمار ہو گئے، آپ کو شوگر اور کینسر کی تکلیف تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے علاج کیلئے اس زمانے میں ہزاروں روپے خرچ کئے اور بڑے بڑے ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ جن ڈاکٹروں نے علاج کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے قبول ہونے کے کئی نشان دیکھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی برکت سے شفا دیدی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مرضی یہی تھی کہ

حضرت مولوی صاحب اللہ کے حضور حاضر ہو جائیں جیسا کہ اللہ تعالی نے پہلے سے کئی الہاموں میں آپ کی وفات کی خبر دے رکھی تھی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے حضرت مولوی صاحب کے لئے یہاں تک دعا کی کہ کئی دفعہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اپنی اولاد کے لئے ایسی دعا کبھی نہیں کی اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اگر تقدیر مبرم نہ ہوئی تو ٹل جائے گی۔ آپ کا وصال 11 اکتوبر 1905ء کو قادیان میں ہوا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو یہ تاریخی سعادت حاصل ہوئی کہ آپ وہ پہلی ہستی ہیں جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ یہ ہفتہ (26 دسمبر 1905ء) اسی وجہ سے بھی سلسلہ کی تاریخ میں نمایاں یادگار ہوگا کہ بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح 26 دسمبر 1905ء کو ہوا۔ جبکہ (مومنوں) کے لیڈر مولوی عبدالکریم (نور اللہ مرقدہ) کو اس مقبرہ میں منتقل کیا گیا۔

(الحکم قادیان 10 جنوری 1906 ص 2)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نوراللہ مرقدہ وہ مبارک اور خوش بخت وجود تھے جن کا جنازہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دوبار پڑھایا۔ 11/1 اکتوبر 1905ء کو آپ کا وصال ہوا۔ اس موقع پر حضور علیہ السلام نے آپ کا جنازہ پڑھا۔ آپ کے جنازہ کی دوبارہ تقریب اس وقت پیدا ہوئی جب مولانا موصوف کا تابوت مقبرہ بہشتی قادیان میں تدفین کے لئے پرانے قبرستان سے نکالا گیا۔

ازالہ واوہام حصہ دوم میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: حِبّی فِی اللہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ مولوی صاحب اس عاجز کے یکرنگ دوست ہیں اور مجھ سے ایک سچی اور زندہ محبت رکھتے ہیں اور اپنے اوقات عزیزہ کا اکثر حصہ انہوں نے تائید دین کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ اُن کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش ہے۔ اخلاص کی برکت اور نورانیت اُن کے چہرہ سے ظاہر ہے۔ میری تعلیم کی اکثر باتوں سے وہ متفق الرائے ہیں. مجھے یقین ہے کہ مولوی صاحب اپنی محبت کے پاک جذبات کی وجہ سے اور بھی ہمرنگی میں ترقی کریں گے"

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 ص 523-524)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی وفات پر فرمایا:

"وہ اس سلسلہ کی محبت میں بالکل محو تھے جب اوائل میں میرے پاس آئے تھے تو سید احمد (سر سید احمد خان) کے معتقد تھے۔ کبھی کبھی ایسے مسائل پر میری ان کی گفتگو ہوتی جو سید احمد کے غلط عقائد میں تھے اور بعض دفعہ بحث کے رنگ تک

نوبت پہنچ جاتی مگر تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک دن علانیہ کہا کہ آپ گواہ رہیں کہ آج میں نے سب باتیں چھوڑ دیں اس کے بعد وہ ہماری صحبت میں ایسے محو ہو گئے تھے کہ اگر ہم دن کو کہتے کہ ستارے ہیں اور رات کو کہتے کہ سورج ہے تو وہ کبھی انکار کرنے والے نہ تھے۔ ان کو ہمارے ساتھ ایک پورا اتحاد اور پوری موافقت حاصل تھی کسی امر میں وہ ہمارے ساتھ خلاف رائے کرنا کفر سمجھتے تھے۔ ان کو میرے ساتھ نہایت درجہ کی محبت تھی اور وہ (رفقاء) الصفہ میں سے ہو گئے تھے جنکی تعریف خدا تعالیٰ نے پہلے سے ہی اپنی وحی میں کی تھی۔ حضرت مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں رہنے کا کس قدر عشق و ذوق تھا ذیل کے واقعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

”امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان نے کابل میں ایک دارالترجمہ قائم کیا۔ اس میں ہندوستان کے چیدہ چیدہ علماء، ماہرین فن اور قابل لوگوں کو جمع کرنے کی کوشش کی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مخدوم الملت چونکہ عربی، فارسی اور انگریزی زبانوں کے ماہر تھے اس لئے بادشاہ نے آپ کو کابل آنے کی دعوت دی اور بیش قرار معاوضہ بطور تنخواہ پیش کیا۔ حضرت مولوی صاحب نے جواب دیا۔ قادیان میں جو دولت ملتی ہے وہ دنیا کے کسی مقام پر آج دستیاب نہیں۔ تیرہ سو برس کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کو ہم میں بھیجا ہے۔ اس کی پاک صحبت کو چھوڑ کر سونے چاندی کے سکوں کے لئے جانا مردار دنیا پر مونہ مارنا ہے اور اعلیٰ سے ادنیٰ کا تبادلہ ہے۔ خدا کی قسم اگر دنیا کی ساری دولت میرے قدموں میں لاکر ڈھیر کر دی جائے اور اس کے بدلہ میں قادیان سے مجھے الگ ہونے کی خواہش کی جائے تو میں سونے چاندی کے اس ڈھیر پر پیشاب بھی نہ کروں“

(اخبار الحکم قادیان 14/اگست 1922)

مطالعۂ کتب۔2024ء

کتاب: ”ہمارا خدا“ از حضرت مرزا بشیر احمدؓ ایم اے (صفحہ 126 تا 255)

نام ناصر.......................... نام مجلس..

(نوٹ) ہر ناصر سے گزارش ہے کہ یہ پرچہ کتاب سے مدد لے کر حل کرے اور 28 فروری 2024ء تک اپنے زعیم مجلس کے پاس جمع کروادے اس بار اجتماع کے موقع پر کوئی الگ پرچہ نہیں ہوگا بلکہ اجتماع سے قبل دوسرا پرچہ 30 اپریل 2024ء کو ہوگا اور اجتماع کے موقع پر صرف مقابلہ جیتنے والوں کا اعلان ہوگا اور انعام دیئے جائیں گے۔ انشاءاللہ

❖ کتاب دیکھ کر درست الفاظ سے عبارت کو مکمل کریں: (پرچہ الف) امتحانی نمبر۔100

1. ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جب کبھی بھی.....................(خواہ وہ انکار عقیدہ کا ہویا عملی)مقابلہ ہوا ہے...............کے ساتھ رہاہے جس سے پتہ لگتاہے کہ ایمان لانے والوں کی...................ہاتھ کام کررہا ہے۔
2. کیا یہ نظارہ اس بات کا یقینی ثبوت نہیں کہ...............کام کرتا ہے جس کے مقابل میں دنیا کے ساز وسامان.......... نہیں رکھتے۔
3. اب فرعون کا لاؤ لشکر سامنے ہے..................پھر نتیجہ کیا ہوتا ہے ؟حضرت موسیٰؑ کے لیے .... مگر فرعون مع اپنے لشکر اور سازوسامان کے...................شکار ہو جاتا ہے۔
4. پھر مختصر یہ کہ زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ وہ اس.. سامنے پیش کرتا ہے اور ان کو..............................ہے اور جس کے بغیر اور کوئی خدا نہیں۔
5. الغرض یہ جنگ ہوئی اور غارِ حرا کے اس...................................ابھی نو سال کا عرصہ نہ گزرا تھا کہ عرب کا وسیع ملک.......................ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک........................ گونجنے لگ گیا۔
6. جب فتح مکہ کے موقع پر...............................تو مکہ کے بعض رئیس........................... کہ اگر ان بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو آج..سامنے نہ جھکتیں۔
7. سلسلہ احمدیہ کی ابتدائی حالت کی طرف دیکھو...............جو اس کے سامنے آئی اور پھر اس کی...................... اور پھر انصاف سے کہو کہ کیا............................... نصرت وتائید کے ممکن تھی۔
8. دنیا میں جتنے بھی.............................خواہ وہ کسی...............................ہوئے ہوں ہمارے سامنے یہ شہادت پیش کرتے ہیں کہ دنیا ....ہے۔بلکہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے ....جس طرح ہم دنیا کی دوسری.................................اور اس خدا کے ساتھ........................... قائم ہیں۔
9. مگر یہ ناممکن ہے کہ تم.............................اور پھر بھی خدا تمھیں نہ ملے..........................جو تمھاری

طرح کے انسان تھے.................اور تمھاری طرح کا.....................خدا کو تلاش کیا...........۔

10. خدا پر ایمان لانا اپنے اندر بعض ایسے........................کسی اور طریق سے پوری طرح حاصل نہیں ہو سکتے۔۔ پس اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ....اور نفع بخش ہے ....اس بات سے ....تو صرف اس فائدہ...........................ترک نہیں کرنا چاہئے۔

11. خلاصہ کلام یہ ہے کہ...............کے خیالات جن وجوہات سے پیدا ہوتے ہیں...................تک نہیں پہنچا سکتے.............................حاصل ہو سکتا ہے۔

12. الغرض یہ ایک نہایت لغو اور بیہودہ خیال ہے کہ ....موجب ہوتا ہے ۔بلکہ حق یہ ہے کہ ....ہی وہ طاقت ہے جو ....کر سکتی ہے اور مذہب کی حقیقت سے دور ہونا..................................ہو جاتا ہے۔

13. ہر وہ شخص جو خدا پر ایمان لاتا ہے......................بھی یقین کرتا ہے اور اس لیے اگر اس کا.....................ہے اور محض دکھاوے یا ورثہ کا ایمان نہیں تو...ارتکاب سے باز رکھے گا۔

14. خدا کا عقیدہ چونکہ ایک زبردست.......................اور فطرت انسانی بھی.......................اس لیے ایک مومن باللہ کو...................حاصل رہتی ہے اور اس کے لیے کوئی...................جو اسے پریشان رکھے ....اُٹھاتا ہے۔

15. خدا کی طرف سے دنیا میں.....................جاری ہیں ۔ ایک قانون نیچر ہے ....رکھتا ہے اور سلسلئہ..............کے ماتحت جاری ہے اور جس کے ....رونما ہوتے جاتے ہیں۔ دوسرا قانون شریعت ہے.................. تعلق رکھتا ہے اور انبیاء ومرسلین کے ذریعہ...................... اور جس کی سزا جزا کے لیے.................... مقرر ہے۔

16. قانونِ نیچر یہ ہے کہ.........اور ہر..........اور ہر..........اور ہر.........اور ہر.......اور ہر.........میں ایک معین فطری تاثیر رکھی گئی ہے ....مثلا یہ بات قانونِ نیچر کا حصہ ہے کہ...........................خاصیت ہے۔

17. قانونِ شریعت وہ قانون اور..........................خدا کی طرف سے پیش کرتا ہے....................درست کریں اور خدا کا قرب حاصل کرکے..............................پاک بندوں کے لیے مقدر ہیں۔

18. مذہبی لوگوں میں یہ ایک عام مقولہ ہے.................دارالجزاء ہے مگر قانونِ نیچر کی..................اور یہی دارالجزاء ہے۔

19. خدا کی طرف سے دنیا میں...............................اور ان دونوں کا دائرہِ عمل.................................اور یہ ایک سخت غلطی ہے کہ قانونِ نیچر...................................تلاش کی جائے۔

20. یہ دو قانون انسان کی............جاری فرمائے ہیں۔یعنی قانونِ نیچر............بنایا گیاہے...............لیے ہے۔

کتاب: "ہماراخدا" از حضرت مرزابشیر احمد ایم اےؓ (صفحہ126 تا255)

(پرچہ ب) امتحانی نمبر۔50

نام ناصر.................. نام مجلس..

(نوٹ) ہر ناصر سے گزارش ہے کہ یہ پرچہ کتاب سے مدد لے کر حل کرے اور28 فروری 2024ء تک اپنے زعیم مجلس کے پاس جمع کروادے اس بار اجتماع کے موقع پر کوئی الگ پرچہ نہیں ہو گا بلکہ اجتماع کے موقع پر صرف مقابلہ جیتنے والوں کا اعلان ہو گا اور انعام دیئے جائیں گے۔ انشاءاللہ

- ❖ تمام سوالوں کے درست جواب کتاب سے تلاش کر کے تحریر کریں اور30 اپریل2024ء تک اپنے زعیم مجلس تک پہنچا دیں۔ جزاکم اللہ

سوال نمبر1: یقین کے کتنے درجے ہیں ہر ایک کا صرف نام تحریر کریں۔؟

سوال نمبر2: وہ کونسی دو چیزیں ہیں جو شہادت کے متعلق شبہ پیدا کرتی ہیں، صرف نام تحریر کریں۔؟

سوال نمبر3: حضرت مرزابشیر احمدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے خداوند قدوس کی صفات کے متعلق پانچ 5 سوالات کو زیر بحث لانے کا سوچا تھا۔ وہ 5 پانچ سوالات کونسے ہیں تحریر کریں۔؟

سوال نمبر4: ایمان باللہ کے نتیجہ میں انسان کو چھ 6 بڑے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں آپ ان چھ ٹائٹلز کے صرف نام تحریر کریں۔؟

سوال نمبر5: دہریت کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں۔؟

-----★★★------

منظوم کلام

1-درِ ثمین از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ نشانِ زلزلہ جو ہو چکا منگل کے دن
وُہ تو اِک لقمہ تھا جو تم کو کھلایا ہے نہار

اِک ضیافت ہے بڑی اے غافلو کچھ دِن کے بعد
جس کی دیتا ہے خبر فرقاں میں رحماں بار بار

فاسِقوں اور ظالموں پر وہ گھڑی دُشوار ہے
جِس سے قیمہ بن کے پھر دیکھیں گے قیمہ کا بگھار

خُوب کُھل جائے گا لوگوں پہ کہ دیں کس کا ہے دیں
پاک کردینے کا تیرتھ کعبہ ہے یاہردوار

وحیٔ حق کے ظاہری لفظوں میں ہے' وُہ زلزلہ
لیک ممکن ہے کہ ہو کچھ اور ہی قِسموں کی مار

کچھ ہی ہو پر وہ نہیں رکھتا زمانہ میں نظیر
فوقِ عادت ہے 'کہ سمجھا جائے گا روزِ شُمار

یہ جو طاعُوں ملک میں ہے اس کو کچھ نسبت نہیں
اُس بلا سے وُہ تو ہے اِک حشر کا نقش و نِگار

وقت ہے تو بہ کرو جلدی مگر کُچھ رحم ہو !
سُست کیوں بیٹھے ہو جیسے کوئی پی کر کو کنار

★ ★ ★

وُہ دور ہیں خُدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اُسیرِ نخوت و کِبر و غُرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کِبر و غُرور و بُخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبّت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عِشرت کو چھوڑ دو

لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو
وَرنہ خیالِ حضرتِ عزّت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صِدق سے قبُول
تاتُم پہ ہو ملائکہ عرش کا نُزُول

اِسلام چیز کیا ہے؟ خُدا کے لئے فنا — ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خُدا

2-کلامِ محمود از حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہے دستِ قبلہ نُما لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ — ہے دردِ دِل کی دوا لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ
کِسی کی چشمِ فسوں ساز نے کیا جادو — تو دل سے نِکلی صدا لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جو پھونکا جائے گا کانوں میں دل کے مُردوں کے — کرے گا حَشر بپا لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ
قریب تھا کہ میں گِر جاؤں بارِ عصیاں سے — بناہے لیک عصا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
گِرہ نہیں رہی باقی کوئی مِرے دِل کی — ہوا ہے عُقدہ کشا لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
عقیدہ شنویت ہو یا کہ ہو تثلیث — ہے کِذب بحث وخطا لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہے گاتی نغمۂ توحید نَے نیستاں میں — ہے کہتی بادِ صبا لَآ اِ لٰہَ اِلَّا اللّٰہ

★★★

مُدت سے پارہ ہائے جگر کھا رہا ہُوں میں — رنج و مِحَن کے قبضہ میں آیا ہوا ہُوں مَیں
میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ — کِس اِبتلا میں ہائے ہُوا مُبتلا ہُوں مَیں
کوشاں حصولِ مطلبِ دل میں ہُوں اس قدر — کہتا ہوں تم کو سچ ہمہ تن اِلتجا ہُوں مَیں
کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا — دینِ مُحمّدی کے لئے مر رہا ہُوں مَیں
مَیں رو رہا ہوں قوم کے مُرجھائے پُھول پر — بُلبُل تو کیا ہے اس سے کہیں خوشنوا ہوں مَیں
بیمار رُوح کے لئے خاکِ شفا ہوں مَیں — ہاں کیوں نہ ہو کہ خاکِ درِ مُصطفٰؐ ہُوں مَیں
پھر کیوں نہ مجھ کو مذہبِ اسلام کا ہو فکر — جب جان ودل سے معتقدِ میرزا ہوں مَیں

3-کلامِ طاہر از حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ محبتوں کا لشکر جو کرے گا فتحِ خیبر — ذرا تیرے بُغض و نفرت کے حِصار تک تو پہنچے
مجھے تیری ہی قسم ہے کہ دوبارہ جی اُٹھوں گا — ترا نفخِ رُوح میرے دِلِ زار تک تو پہنچے
جو نہیں شُمار اُن میں تو غُرابِ پَر شِکَستہ — ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے
تِری بے حِساب بخشش کی گلی گلی ندا دوں — یہ نَوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے
یہ شجرِ خزاں رَسیدہ ہے مُجھے عزیز یا ربّ — یہ اِک اور وَصلِ تازہ کی بہار تک تو پہنچے

جنہیں اپنی حبلِ جاں میں نہ مِلا سُراغ تیرا
وہ خود اپنی ہی اَنا کے بُتِ نار تک تو پہنچے

کسے فکر عاقبت ہے، اِنہیں بَس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ "داتا" کے مزار تک تو پہنچے

4-دُرِعدن از حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہے ترے اِدعائے نیاز میں

ترے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِطور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دور ہے

مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصور ہے
مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں

مجھے دیکھ عجزِ فقیر، میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں

مجھے ڈھونڈ دل کی تڑپ میں تو، مجھے دیکھ روئے نگار میں
کبھی بلبلوں کی صدامیں سن، کبھی دیکھ گل کے نکھار میں

میری ایک شان خزاں میں ہے، میری ایک شان بہار میں
مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں

-بخارِ دل از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب

علاج دردِ دل تُم ہو، ہمارے دِلرُبا تم ہو
تمہارا مُدّعا ہم ہیں، ہمارا مُدّعا تُم ہو

مِری خوشبو، مرا نغمہ، مِرے دِل کی غِذا تُم ہو
مِری لَذّت، مِری راحت، مِری جَنّت، شِہاتم ہو

مِرے دلبر، مرے دلدار، گنجِ بے بہا تُم ہو
صنم تو سب ہی ناقِص ہیں فقط کامِل خدا تُم ہو

مِرے ہر درد کی، دُکھ کی، مُصیبت کی، دوا تُم ہو
رَجا تُم ہو، غِنا تم ہو، شِفا تُم ہو، رَضا تُم ہو

جَفا مَیں ہوں، وَفا تُم ہو، دُعا مَیں ہوں، عَطا تم ہو
طلب مَیں ہوں، سخا تم ہو، غرض میرے پیا تم ہو

مِرا دن تم سے جگمگ ہے، مری شب تم ہے جھم جھم
مِرے شمس الضحیٰ تُم ہو، مِرے بدرُ الدُّجےٰ تُم ہو

سُجھائی کچھ نہیں دیتا، تمھارا گر نہ ہو جلوہ
کہ دِل کی روشنی تُم ہو، اور آنکھوں کی ضِیا تُم ہو

"ملائک جس کی حضرت میں کریں اِقرار علمی"
وہ عَلّامُ الغُیُوب اور واقِفِ سِرّو خَفا تم ہو

-----★★★------

54-قَدْ مَاتَ عِیْسٰی مُطْرِقًا وَّنَبِیُّنا حَیٌّ وَّرَبِّیْ اِنَّهٗ وَافَانِیْ

عیسیٰؑ تو سر جھکائے وفات پاگئے اور ہمارے نبی زندہ ہیں اور مجھے ربّ کی قسم آپؐ نے مجھ سے ملاقات بھی کی ہے۔

55- وَاللّٰہِ اِنِّیْ قَدْ رَأَیْتُ جَمَالَهٗ بِعُیُوْنِ جِسْمِیْ قَاعِدًا بِمَکَانِیْ

بخدا! میں نے آپؐ کے جمال کو اپنی جسمانی آنکھوں سے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

56- هَا اِنْ تَظَنَّیْتَ ابْنَ مَرْیَمَ عَائِشًا فَعَلَیْكَ إِثْبَاتًا مِّنَ الْبُرْهَانِ

دیکھ! اگر تُو بھی ابنِ مریم کو زندہ گمان کرتا ہے۔ تو دلیل سے ثابت کرنا تجھ پر لازم ہے۔

57- أَفَأَنْتَ لَاقَیْتَ الْمَسِیْحَ بِیَقْظَةٍ أَوْ جَاءَكَ الْأَنْبَاءُ مِنْ یَّقْظَانِ

کیا تُو مسیحؑ سے بیداری میں مل چکا ہے یا کسی جیتے جاگتے سے تمہیں ایسی خبریں ملی ہیں۔

58- أُنْظُرْ إِلَى الْقُرْاٰنِ کَیْفَ یُبَیِّنُ أَفَأَنْتَ تُعْرِضُ عَنْ هُدَی الرَّحْمٰنِ

قرآن کو دیکھ کہ وہ کیسے واضح طور پر بیان کرتا ہے۔ کیا خدائے رحمان کی ہدایت سے منہ پھیرتا ہے؟

-----★★★------

قواعِد وضوابط برائے علمی مقابلہ جات

(نوٹ): تمام قسم کے علمی مقابلہ جات مقامی مجالس میں منعقد ہونگے اور اوّل اور دوئم پوزیشنز لینے والے انصار ہی سالانہ اجتماع کے موقع پر علمی مقابلہ جات میں حصہ لے سکیں گے اس سلسلہ میں تمام زعماءِ مجالس سے درخواست ہے کہ پوزیشنز ہولڈر انصار کے نام سالانہ اجتماع سے دو ہفتہ قبل قائد تعلیم تک پہنچادیں۔ جزاکم اللہ

- **قرآنِ کریم:۔** مقابلہ حُسنِ قرأت، حفظِ قُرآن نصاب میں دیئے گئے مقررہ حصہ کے مطابق ہو گا۔
- **قصیدہ:۔** قصیدہ کے اشعار نصاب کے مطابق زبانی، درست تلفظ اور خوش الحانی کے مطابق مقابلہ میں شمار ہو نگے۔
- **نظم:۔** کسی بھی نظم کے تین اشعار درست تلفظ، خوش الحانی سے پیش کیے جائیں گے، نظم کا صرف پہلا شعر دہرایا جاسکتا ہے بقیہ دہرانے کی اجازت نہیں ہو گی۔
- **تقریری مقابلہ جات :۔** یہ مقابلہ جات اُردو، بنگلہ، فرنچ، اور فلیمش زبانوں میں ہونگے۔ تقریر کا دورانیہ صرف چار منٹ ہو گا، تقریر دیکھ کر یا زبانی بھی کی جاسکتی ہے۔
- **عناوین تقریری مقابلہ جات 2024ء:۔** لقاء الٰہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آنحضرت ﷺ کا جو دو سخا۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدا تعالیٰ کے مقربین کی علامات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے۔۔۔۔۔۔۔۔سوشل میڈیا کا اچھا اور برا استعمال۔۔۔۔۔زائن شہر اور مسجد فتح عظیم
- **تقریر فی البدیہہ :۔** اس مقابلہ میں تقریر کا دورانیہ 2 منٹ ہو گا۔
- **بیت بازی:۔** تمام ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ریجن کی ٹیم تین انصار پر مشتمل تیار کر کے ان کے نام سالانہ اجتماع سے دو ہفتہ قبل قائد تعلیم کو بھجوادیں۔ جزاکم اللہ
- **عنوان مقالہ ر مضمون نویسی:۔** سال 2024ء: ”زائن شہر اور مسجد فتح عظیم“

(نوٹ) مقالہ لکھتے وقت مقالہ کے اصولوں کو مد نظر رکھا جائے اور مقالہ کم و بیش (4000) چار ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے اور سالانہ اجتماع سے ایک ماہ قبل قائد تعلیم تک پہنچادینا ضروری ہے۔

Waqar-e-Amal Saray-Nasir

سرائے ناصر